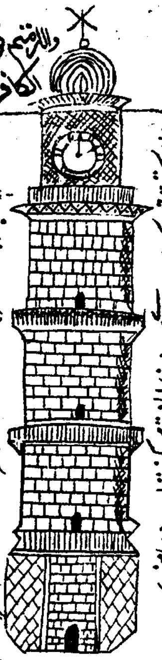
إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ



الحکم

دار الامان قادیان

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۱۷ | ۱۰ - مئی سنہ ۱۹۰۲ء مطابق یکم - صفر سنہ ۱۳۲۰ یوم شنبہ | جلد ۶

فہرست مضامین

کیا آپ طاعون سے بچنا چاہتے ہین؟

اے پنجاب کے مسلمانون! اپنی جانون پر ظلم نہ کرو - اور میری آواز پر کان دھرو - ابتو خداوند تعالے کے غضب نے سارے پنجاب کو چارون طرف سے گھیر لیا ہے اور بے انتہا جانین تلف ہوئی ہین اور تمہارے یہ خیال ہین کہ یہ بیماری بھی ہیضہ کی بیماری کی طرح چند روز تاراج کر کے نکل جاویگی نہین بلکہ یہ وہ بیماری ہے جو مدتون رہتی ہے اور جہاں آجاوے وہانکے باشندے کیا انسان کیا حیوان سب کو چٹ کر جاتی ہے گویا ٹڈی دل کی طرح نہ گیہون کے درخت کو چھوڑتی ہے اور نہ بھنگ کے درخت کو بالکل ویرانہ بنا دیتی ہے اور اسی بنا پر گورنمنٹ کیطرف سے بھی اس کے روکنے کے واسطے بڑا تردد کیا جا رہا ہے اسواسطے تم لوگونکو مناسب ہے کہ تم اپنے آپ پر . . . رحم کھا کر اس نسخہ سے فایدہ اٹھاؤ جو حضرت امام الوقت نے تمہارے سامنے پیش کیا ہے یعنے تم سچے اور اضطرار دل کے ساتھ اللہ تعالے کے حضور توبہ اور زاری کرو اور اس نذیر سے جس نے صدی کے سر پر اللہ تعالے کی قدیم سنت پر ظاہر ہو کر تمکو للکارا پر تم نے اسکی آواز کو نہ سنا بلکہ الٹا اسکو جھٹلایا اور مذاق بازی سے کام لیکر خدا کے غضب کو بھڑکایا التجا کرو کہ وہ دعا کرین کہ تمپر سے یہ غضب اٹھا لیا جاوے تمہارے مذاق بازیون پر اللہ تعالے انکو خبر دیچکا ہے اور تم اسے سن چکے ہو کہ دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور زور آور حملونسے اسکی سچائی کو ظاہر کریگا - سو یاد کر لو کہ یہ وہی زور آور حملے ہین پس اگر تم خدا کے اس غضب سے امان چاہتے ہو تو اپنے آپ کو پاک صاف بنا کر گوش دل سے امام الوقت کی باتون پر کان دھرو اور خدا کے واسطے اسکا مذاق نہ اڑاؤ اور ان بیباکانہ باتون سے باز آجاؤ اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرکے مضطر ونکی سی شکل بنا کر خدا سے نصرت چاہو اور اس امام کو خدا کے حضور اپنا وکیل بنا کر خدا سے امان مانگو اور یقین کر لو کہ خداوند کریم اسکی دعا کو ضرور ضرور سنیگا - اور تم لوگ بچ جاؤگے اور اگر تم ایسا نہین کروگے تو یاد رکھو کہ آخر پشیمان اور شرمندون کی طرح تمکو ایسا کرنا پڑیگا لیکن اسوقت تک کہ تم پشیمان ہو تمہارے بہت سے عزیز اور اقارب تم سے جدا ہو چکے ہونگے - اور اے لاہور اور امرتسر شہر ونکے مسلمانون تم کسی نا سمجھ جو گندم نما فروش کی باتو نمین نہ آجانا کہ تمہارے شہرون مین طاعون نے دخل نہین کیا یا نہین کریگا بلکہ یاد کر لو کہ امام الوقت نے تحدی سے تم لوگونکو آگاہ کر دیا ہے کہ اگر تم لوگ توبہ اور استغفار سے کام نہین لوگے تو ضرور طاعون تمہارے شہر مین آویگا اور یہ مین کہتا

ہون کہ وبا آید درست آید - ایسا درست ہو کر نہ آوے کہ تمکو درست بنا کر چھوڑے اور جو حالت نباتات کی ٹڈی دل کا یونگ کرتا ہے وہ ظاہر ہے وہی صورت طاعون کے پچھاڑے کا نہ ہو جاوے لہذا تم ابلہ فریبیونسے بچو اور اپنے رب سے صلح کے واسطے کوئی ذریعہ ۔

تلاوت قرآن کریم کے لیئے

اشارات

درس قرآن مجید سے ایڈیٹر کی اپنی تحریر

سورہ نور رکوع (اول)

۱- سورہ نور کی بابت ایک عالم ربانی کا خیال ہے کہ ہندوستان مین یہ سورۃ قریباً عملی طور پر منسوخ سمجھی جاتی ہے یون تو قرآن شریف پر بہت کم عمل مسلمانون مین بدقسمتی سے رہ گیا ہے یہانتک کہ بندوبست کیوقت واجب العرض مین بعض لوگون نے لکھادیا ہے کہ ہم شریعت پر عمل نہین کرتے بلکہ رواج پر۔

۲- سورہ نور مین اصل مطلب خلافت کی بحث ہے اور اسکو شروع فرمایا گیا ہے۔ زنا سے اس مین راز اور سر یہ ہے کہ جو ہم خلفاء راشدین پر مطاعن کرتی ہے اس مین فسق و فجور کثرت سے ہے۔

۳- بحث خلافت مین خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر فرمایا ہے- چونکہ وہ انسان کامل ہی اسلیئے اسکا نفس مطہر و مقدس اور بلند ہمت بمنزلہ ایک منارکے ہے جسپر آسمانی انوار و فیوض کا نزول ہوتا ہے اسلیے اس سورۃ کے نام اور مضمون کی مناسبت کے لحاظ سے ایک لطیف اشارہ ہے۔

۴- حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب حکیم الامت سلمہ اللہ تعالے فرمایا کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص بدنظری اور فسق و فجور سے بچتا ہے تو اسکے بدلے مین اللہ تعالے اسمین ایک نور معرفت پیدا کر دیتا ہے۔

۵- نور وہ چیز ہے جسکے ذریعہ سے دوسری چیزون کا ظہور ہوتا ہے جس مین ظہور اور اظہار کی طاقت ہوتی ہے۔

- نور کے کئی اقسام ہین- سورج کا نور چاند کا نور- چراغ وغیرہ کا نور- نور عقل- نور ایمان (فراست)، نور کشف- نور مکالمہ ان تمام نورونکا منتہی اللہ تعالے ہے۔

اب اسکے بعد ہم پہلے رکوع کے بعض الفاظ پر مختصر نوٹ دیتے ہین جو تلاوت کے لیے مفید ہو سکتے ہین مبسوط نوٹ جیسا کہ ہم نے ارادہ کیا ہوا ہے اور شروع بھی کر رکھا ہے خدا کے محض فضل کرم سے اپنی تفسیر القرآن مین جسکا پارہ نمبر ۱ چھپ رہا ہے انشاء اللہ لکھین گے۔

انزلنٰہا- تاکید کے واسطے اور شرم دلانے اور زجر کے لیے فرمایا ہے بلکہ اسی پر بس نہین کی- فرمایا

فرضنٰہا- یعنی اسکے احکام ضروری العمل ہین اور پھر اور بھی ترقی کرکے فرمایا۔

انزلنا فیہا آیت بینٰت- یعنی اس مین کھلی کھلی اور فاسقون کو خدا تعالٰے اور مومنون سے کاٹ دینے والی آیات نازل کی ہین۔

پھر انکے نزول کی علت غائی بیان فرمائی ہے **لعلکم تذکرون** تاکہ تم ان کو یاد رکھو اور عمل کرو +

تذکرہ- اس دھاگے کو کہتے ہین جو عرب جاہلیت کے دنون مین کسی شے کی یاد آوری کے لیے انگلی سے باندھ لیتے تھے یا رومال کو گرہ دے لیتے تھے ہمارے اس ملک مین بھی یہ دستور باقی ہے۔

الزانیۃ والزانی- کنواری عورت اور کنوارا مرد زنا کرنے والا۔

زنا کارون کے کئی گروہ ہین سب سے بدکار راسدھاریون کی جماعت کمال زنا وہان سے شروع ہوتا ہے پھر رنڈیان پھر اور زناکار قومین انسے اتر کر بدنظری کرنے والے انسے نیچے وہ قصے اور ناول جو بدنظری کا ذریعہ ہوتے ہین۔

زانی اور زانیہ کے لیے تین حکم ہین- **اول** سو کوڑے کی سزا دوم سزا کے وقت نرمی نہ کیجاوے- سوم- عمائد شہر اور مومن سزا کے وقت اکٹھے ہون۔

دین اللہ- سزا جو اللہ تعالٰے کیطرف سے مقرر ہے۔

مأیۃ جلدۃ- اس زانی کی سزا ہے جس نے شادی نہ کی ہو۔

الزانی لاینکح الا زانیۃ- زانی مرد زانی عورت سے ہی نکاح کرے- بدکار مرد اور بدکار عورت کا تعلق نیک مرد اور نیک عورت سے جائز نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ ایک نیک مرد کو بازاری رنڈی کے ساتھ نکاح جائز نہین۔

حرم ذالک علے المؤمنین مین ذالک کی ضمیر زنا کیطرف نہین بلکہ زانیہ عورت کو نکاح مین لانا حرام ہے۔

یرمون- تہم کرتے ہین۔

یدرؤا- ہٹا دیتا ہے۔

جو لوگ بلا شہادت اپنی عورتون کو متہم کرتے ہین تو میان بیوی قسمین کھانے کے بعد الگ ہو جائین۔

مرد کا پانچوین قسم پر رکھا ہے کہ وہ کہے **لعنت اللہ علیہ ان کان من الکاذبین**- اور عورت کے لیئے رکھا ہے **ان غضب اللہ علیہا** اسمین سر یہ ہے کہ انسان ان چیزون کو جو اس کی عادت مین ہون معمولی خیال کرتا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اکثر عورتین نار مین ہونگی کیونکہ وہ لعنت بہت کرتی ہین اسلئے اللہ تعالٰے نے غضب کا لفظ رکھا تاکہ وہ لعنت کو معمولی بات نہ سمجھین۔

اور ایک یہ بھی سر ہے کہ مرد چونکہ اسکو الگ کرنا چاہتا ہے اور لعنت کے معنے بھی قرب سے دور کرنا ہے اسلیئے اسکے لیے یہ سزا رکھی اور عورت نے مرد کو ناراض کیا ہے تو اسکی پاداش غضب رکھی۔

سید عبد اللہ عرب حکیم نے ادویات کا ایک اشتہار دیا ہے یہ دوائین انہون نے حضرت مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب حکیم الامت کے مجربات سے لی ہین اور آپ سے ہی عرب صاحب موصوف نے طب کی تعلیم حاصل کی ہے- چنانچہ حضرت حکیم الامت نے مندرجہ ذیل الفاظ مین سید عبد اللہ عرب کی دوائیون کی تصدیق کی ہے۔

"سید عبد اللہ عرب میرے پاس طب پڑھتا رہا ہے اور میرے طریقہ علاج کو دیکھتا اور تجربہ کرتا رہا ہے جو ادویات اسنے تیار کی ہین وہ اکثر میرے مجربات ہین اور مفید ہین"

احمدی بھائیونکو اگر کسی دوا کی ضرورت ہو تو وہ دفتر الحکم کی معرفت منگوا سکتے ہین۔

مختصر نوٹ اور نکات

ہماری بعثت کیا ہے؟ اسباب حصول جنت اور موانع جنت- اسباب جہنم- یا موانع جہنم کا بیان ہے-

---

نادان اپنی جہالت اور پست فطرتی سے جب یہ سنتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ہاں ایک میزان ہے جس سے نیکی اور بدی وزن کیجاتی ہے تو اعتراض کرتا ہے لیکن کمبخت کو اتنا معلوم نہیں کہ جب نیکی کے اسباب اور موانع اور بدی کے اسباب اور موانع دو جدا جدا چیزیں ہیں تو ان اسباب اور موانع کے لحاظ سے وزن کی ضرورت ہے یا نہیں؟ وزن کی تو بہرحال ضرورت ہے پھر میزان ایمان لانے میں کیا عذر؟ ہاں میزان کی کیفیت اور اس میں چون چرا کرنا اس کی ضرورت کچھ نہیں اس لئے کہ وہ ایمانیات سے ہے-

---

سبت کی تعظیم کسی نہ کسی رنگ میں تمام قوموں اور ملتوں میں موجود ہے لیکن سبت کی حقیقت پر بہت ہی کم غور کی گئی ہے سبت کے معنے آرام کے بھی ہیں پس اگر خدا تعالےٰ کسی کو کوئی آرام اور راحت عطا فرماوے تو اس کی بڑی قدر کرنی چاہیئے ورنہ اگر اسکی قدر نہ کیجاوے تو خدا ہلاک کر دیتا ہے سبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی مراد ہے- آپ سبتی نبی کہلاتے ہیں- آپ کے وجود باجود سے عرب کو کیا آرام ملا اس لیے کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے اور پھر سبت میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا اشارہ ہے کیونکہ مسیح موعود ساتویں ہزار پر مبعوث ہوا ہے + اور اسی لیے سورۃ جمعہ میں اصلی اور حقیقی سبت کا ذکر خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے پس مبارک ہے وہ شخص جو اس سبت کی تقدیس کرتا ہے کیونکہ وہ راحت سے حصہ لیگا- لیکن جو اس سبت کی بے حرمتی کرتا ہے وہ ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین کے وعید سے حصہ لیگا

مسلم- مومن- یا احمدی کہلانا ہی اگر

کافی سمجھا جاوے تو شاید اسلام- ایمان کی حقیقت ہی کچھ نہ رہے لیکن اسکے ساتھ ضروری ہے وفاداری- شعائر اللہ کی عظمت اور ان امور کے پیدا کرنے .. کی .. ضرورت خدا تعالےٰ کے فضل ورحم کے جذب کے لیے لازم ہے قبول ہونے والی دعا اور خالص دعا پیدا ہوتی ہے اخلاص اور تقوے سے +

سلامتی کا شہزادہ اور صلح کا فرزند اس

قسم کے لفظ اکثر انجیل میں بولے جاتے ہیں- لیکن وہ جو خود کہتا ہے کہ میں صلح کرانے نہیں بلکہ آگ لگانے آیا ہوں کیونکر صلح کا فرزند کہلا سکتا ہے؟ وہ جو کپڑے بیچ کر تلواروں کے خریدنے کا حکم دیتا اسے کب سزاوار ہے کہ وہ سلامتی کا شہزادہ کہلائے؟ یہ فخر اگر کسی کو ہو سکتا ہے اور اگر ان کا سچا مصداق کوئی ہے تو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جسکے لیئے بشارت ملی کہ یضع الحرب کہ وہ لڑائیوں کو اٹھا دیگا اور جس نے آکر جہاد کی ممانعت کا فتوے شایع کیا- سلامتی کا شہزادہ مسیح موعود کا نام ہے نا انجیلی یسوع کا- غور کرو!

اکثر لوگوں کی زبان پر مصنفوں کے کلام میں یہ جملہ سنا اور پڑھا جاتا ہے کہ لاتقربوا الصلوٰۃ کا مضمون ہو گیا یہ اس موقع پر بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنے مطلب کے لیے ادھا جملہ چھوڑ دے کیونکہ یہ پاک جملہ قرآن شریف کی ایک آیت کا ہے جو اسطرح ہے-

لاتقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری

سکارے سے مراد ہے بے خبر بیہوش- متوالا نشہ باز ہے- بے خبر اور مدہوش کو منع کر دیا گیا ہے کہ ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے کیونکہ وہ دعا اور عرض کرنے میں جو نماز کا اصل مغز ہے باخبر ہو کر شامل نہیں ہو سکتا- اس آیت سے اس امر کی بڑی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ نماز کے معانی پر پوری اطلاع ہونی چاہیئے کیونکہ سکارے کو اسی لیے منع کیا ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے اسے سمجھتا نہیں- متوالا نشہ باز نماز کا پابند نہیں ہو سکتا- کیونکہ نماز ایک کے بعد دوسرے کی تیاری ضروری ہے اور نشہ باز میں یہ مفقود- اور نماز فرض اسلیئے نشہ کا حرام ہونا قرآن کریم کے طرز استدلال بالاولے سے کیسا واضح ہوتا ہے- فتدبر

لایحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم وکان اللہ سمیعًا علیما- یعنی اللہ تعالےٰ کبھی مظلوم کے سوا پسند نہیں کرتا کوئی کھول کھولکر کسی کی بدی اپنی زبان سے بیان کرے اور اللہ تو سننے والا اور جاننے والا ہے- یہ کیسی آب زر سے لکھنے والی بات ہے بلکہ آب زر سے لکھنا بھی اسکے حق اور خوبی کو ادا نہیں کر سکتا- مظلوم کو اجازت ہے کہ وہ ظالم کی بدی بیان کرے اب ہم پوچھتے ہیں کہ مامور من اللہ سے بڑھ کر کون مظلوم ہوتا ہے- جسقدر ظلم وستم اس واجب الاحترام وجود پر نالایقوں کی طرف سے توڑے جاتے ہیں ان کی کوئی انتہا نہیں ہوتی + اس پر بھی یہ لوگ اپنے جائز حق کو چھوڑ دیتے ہیں اور کان اللہ سمیعًا علیما سے ہی فایدہ اٹھاتے ہیں + اس پر بھی ظالم ان کی حق وحکمت سے بھری ہوئی تحریروں کو گالیاں کہتے ہیں حالانکہ وہ کہتے ہیں

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تثلیث کی ایجاد یہ امر تو طشت از بام ہے کہ عیسائی تثلیث کے قایل ہیں یعنی باپ (خدا) بیٹا (مسیح) روح القدس (کبوتر کی شکل میں نازل ہونے والا) تینوں ایک ہیں اور ایک تین ہیں یہ بات کہ اس ہولی ٹرنٹی (تثلیث مقدس) کا عجیب غریب فلسفہ کوئی سمجھ سکے محال مطلق ہے عیسویت کا بنیادی اصول یہی سہ گوشہ عقیدہ ہے

جس کی عجیب و غریب تصویر ہے جو لوگ بائیبل کا مطالعہ کرنے والے نہین ہین یا جنہون نے یورپ کے فلاسفرون کی تحقیقات اور ریویو بائیبل پر نہین پڑھے ان کے لیے یہ امر ضرور دلچسپی کا موجب ہوگا۔ اگر بتایا جاوے کہ عیسائیون نے اس تثلیث کو کہان سے لیا ہے۔

عہد عتیق اور عہد جدید مین تثلیث کا ہرگز ہرگز کوئی ذکر نہین بلکہ عیسوی تثلیث کی اصل مصری تثلیث ہے مصریون کے ہان اوسیرس - پٹاہ اور امون - تین خاص دیوتاؤن کے نام تھے اور اسکے علاوہ ایک اور تثلیث بھی ان مین مروج تھی جسکے تین رکن اوسیرس - آئی سس اور ہورس تھے آئی سس کی بابت انکا یہ اعتقاد تھا کہ وہ مجسم ہوکر مریون کا کفارہ ہوکر اور مرکر جی اٹھا - اور پھیر مردونکا جج مقرر ہوا ۔ یہ ہے عیسوی تثلیث کی اصل جڑ - عیسائیون نے اس عقیدہ کو براہ راست مصریون سے نہین لیا بلکہ یونانیون سے لیا ہے اس عقیدہ کی قسطنطین اعظم کے عہد مین ہوئی اور بمقام نائیس ۳۲۵ء مین عیسائی بشپون کی کونسل ہوکر تثلیث کو جزو ایمان قرار دیا گیا -

---

انجیل کے ماننے والے کہتے ہین کہ گناہ کی مزدوری موت ہے لیکن اسپر بھی ہمین تعجب ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہین یسوع کی خدائی کا اعتراف کرنے والے اور اپنے گناہون کی گٹھری اس کی گردن پر رکھنے والے اسے ملعون قرار دیکر بھی مرتے ہی رہتے ہین معلوم نہین یہ موت کس گناہ کا نتیجہ ہے کیا عیسائی کوئی جواب دے سکتے ہین - ؟

کبھی کبھی کہا جاسکتا ہے کہ آدم کے گناہ کا پھل تمام انسانون اور حیوانون کی موت کا باعث ہے لیکن ایک محقق اس اعتقاد پر ہنسی کریگا - جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ آدم کے وجود سے پہلے بھی ایک مخلوقات دنیا مین رہ چکی ہے اور وہ مرتی بھی تھی اسوقت تو آدم یا آدم کا گناہ موجود نہ تھا وہ موت کہان سے آئی ؟ -

---

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مقام پر تحریر فرماتے ہین کہ خدا تعالٰے نے اپنی کتاب مین بہت جگہ اشارہ فرمایا ہے کہ مین ڈھونڈنے والون کے دل نشانون سے منور کرونگا - یہانتک کہ وہ خدا کو دیکھینگے اور مین اپنی عظمت انکو دکھاؤنگا یہانتک کہ سب عظمتین ان کی نگاہ مین ہیچ ہوجائینگی یہی باتین ہین جو مین نے براہ راست خدا کے مکالمات سے سنین پس میری روح بول اٹھی کہ خدا تک پہونچنے کی یہی راہ ہے اور گناہ پر غالب آنیکا یہی طریق ہے - حقیقت تک پہونچنے کے لیئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم مارین - فرضی تجویزین اور خیالی منصوبے ہمین کام نہین دے سکتے ہم اس بات کے گواہ ہین اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہین کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہونچاتی ہے قرآن سے پایا ہمنے اس خدا کی آواز سنی اور اسکے پرزور بازو کے نشان دیکھے جسنے قرآن کو بھیجا سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا ہے اور تمام جہانونکا مالک ہے ہمارا دل اس یقین سے ایسا پر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے سو ہم بصیرت کی راہ سے

اس دین اور اس روشنی کیطرف

ہر ایک کو بلاتے ہین -

ہم نے اس نور حقیقی کو پایا جسکے ساتھ سب ظلمانی پردے اٹھ جاتے ہین اور غیر اللہ سے درحقیقت دل ٹھنڈا ہوجاتا ہے یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسا باہر آجاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے -

---

حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ ایک مجلس مین ایک نوجوان سے **فضیلت اسلام** پر ذکر فرمارہے تھے کہ فضل زیادت کو کہتے ہین - اب یہ امر صاف ہے کہ اگر کوئی مذہبی صداقت ایسی ہو کہ دوسرے مذہب مین موجود ہو اور اسلام مین نہو تو وہ مذہب بلحاظ اس صداقت کے اسلام پر فضیلت رکھ سکتا ہے مگر بحمداللہ اسلام مین ایک فضیلت خاص ہے جو دوسرے مذاہب مین نہین اور وہ یہ ہے کہ دوسرے مذاہب نے بعض صداقتونکا اپنے اندر موجود ہونے کا صرف دعوے کیا ہے لیکن کوئی دلیل بیان صداقت مین اسکے ساتھ نہین دی اور یہ کیسی سچی اور صاف بات ہے کہ نرا دعوے بدون دلیل کبھی بھی تسلیم نہین کیا جاسکتا اسلیئے وہ صداقتین جو دوسرے مذہب پیش کرتے ہین دعوے ہی کے رنگ ہونیکی وجہ سے صداقت (ٹروتھ) نہین کہلاسکتی ہین - لیکن اسلام نے کوئی صداقت ایسی پیش نہین کی اور کوئی دعوے نہین کیا جسکے دلایل ساتھ نہ دیئے ہون یہ کسقدر عظیم الشان **فضیلت** اسلام کی ہے - دنیا کے تمام مذاہب مین جسقدر صداقتین واقعی طور پر ہین وہ سب بہ ہیئت مجموعی اسلام مین موجود ہین - ہان دوسرے مذاہب نے انکا کوئی ثبوت نہین دیا اور اسلام نے انکو ثابت کرکے دکھایا ہے اس لیئے صاف ظاہر ہے کہ نہ تو اسلام نے اقتباس کیا بلکہ خدا تعالٰے نے وہ صداقتین براہ راست عطا کی ہین اور نہ اس مین کمی ہے پس جو صداقت اور مذاہب مین فرداً فرداً موجود ہے وہ اسلام مین باجتماع موجود ہے - پس بلحاظ ہر ایک مذہب کے علیحدہ علیحدہ اسلام مین اجتماع کی بھی فضیلت ہے ؛

یہ بات بالکل سچ ہے کہ اخلاق فاضلہ کا امتحان غصہ اور بیماری کی حالت مین ہوتا ہے اسوقت سب حجاب اٹھ جاتے ہین اور اصل حقیقت کھل جاتی ہے -

کلماتِ طیّباتِ امام الزمان سلمہ الرحمن

سلسلے کے لئے دیکھو نمبر ۱۶ جلد ۶

ان لوگون نے اپنی راؤن اور خیالون کو دخل کرکے اصل امر کو بدنما بنانے کی کوشش کی ہے ان کی وہی مثال ہے۔ مادل علٰے موتہٖ الا دابۃ الارض یعنی سلیمان کی موت پر دلالت کرنے والا کوئی امر نہ تھا یہ ساری شرارت گویا دابۃ الارض کی تھی کہ اس نے عصا کھا لیا اور وہ گر پڑا خدا تعالےٰ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سچ ہے یہ قصے اور داستانین نہین ہین بلکہ یہ حقایق اور معارف ہین اسلام راستی کا عصا تھا جو اپنے سہارے کھڑا تھا اور اسکے سامنے کوئی آریہ ہندو۔ عیسائی دم نہ مار سکتا تھا۔ لیکن جب سے یہ دابۃ الارض پیدا ہوئے اور انہون نے قرآن کو چھوڑ کر موضوع روایتون پر اپنا انحصار رکھا۔ تا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر طرف سے اسلام پر حملے ہونے شروع ہو گئے۔ دابۃ الارض کے معنے اصل مین یہ ہین کہ ایک دیمک ہوتی ہے جس مین کوئی خیر نہین جو لکڑی اور مٹی وغیرہ کو کھا جاتی ہے اس مین فنا کا مادہ ہے اور اچھی چیز کو فنا کرنا چاہتی ہے اس مین آتشی مادہ ہے۔

اب اسکا مطلب یہ ہے کہ . . . دابۃ الارض اسوقت کے علما ہین جو جھوٹے معنے کرتے ہین اور اسلام پر جھوٹے الزام لگاتے ہین جیسا کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی عظمت کو حد سے بڑھاتے ہین اور ان کو خدا تعالےٰ کی صفات سے متصف قرار دیتے ہین جیسا کہ ان کو محی اور شافی۔ عالم الغیب۔ غیر متغیر وغیرہ مانتے ہین اور ایسا ہی اسلام پر یہ جھوٹا الزام لگاتے ہین کہ وہ تلوار کے بدون نہین پھیلا بھوپال کے ایک ملا بشیر نے مجھے دجال کہا حالانکہ یہ لوگ خود دجال ہین جو مجھے کہتے ہین کیونکہ وہ حق کو چھپاتے ہین اور اسلام کو بدنام کرتے ہین غرض عصائے اسلام جسکے ساتھ اسلام کی شوکت اور رعب تھا اور جس کے ساتھ امن اور سلامتی تھی اس دابۃ الارض نے گرا دیا ہے۔ پس جیسے وہ دابۃ الارض تھا یہ اس سے بدتر ہین اس سے تو صرف ملک مین فتنہ پڑا تھا مگر ان سے دین مین فساد پیدا ہوا اور ایک لاکھ سے زاید لوگ مرتد ہو گئے ایک وہ وقت تھا کہ اگر ایک مرتد ہو جاتا تو گویا قیامت آجاتی تھی۔ یا اب یہ حال ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ مرتد ہو گیا اور کسی کو خیال بھی نہین۔ کئی کروڑ کتابین اسلام کے خلاف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین اور ہجو مین لکھی گئی ہین لیکن کسی کو خبر تک بھی نہین کہ کیا ہو رہا ہے اپنے عیش و عشرت مین مشغول ہین اور دین کو ایک ایسی چیز قرار دیدیا ہے جسکا نام بھی مہذب سوسائیٹی مین لیا جانا گناہ سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام پر جو اعتراض طبعی۔ فلسفہ کے رنگ مین کئے جاتے ہین ان کا جواب یہ لوگ نہین دے سکتے اور کچھ بھی بتا نہین سکتے حالانکہ اسلام پر جو اعتراض عیسائی کرتے ہین وہ خود ان کے اپنے مذہب پر ہوتے ہین سب سے بڑا اعتراض جہاد پر کیا جاتا ہے لیکن جب غور کیا جاوے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ اعتراض خود عیسائیون کے مسلمات پر پڑتے ہین۔ اسلام نے جہاد کو اٹھایا اسلام پر اعتراض نہین ہان وہ اپنے گھر مین موسٰے علیہ السلام کی لڑائیون کا کوئی جواب نہین دے سکتے اور خود عیسائیون مین جو مذہبی لڑائیان ہوئی ہین اور ایک فرقہ نے دوسرے فرقہ کو قتل کیا آگ مین جلایا اور دوسری قومون پر جو کچھ ظلم و ستم کیا جیسا کہ سپین مین ہوا اسکا کوئی جواب ان عیسائیون کے پاس نہین ہے اور قیامت تک یہ اسکا جواب نہین دے سکتے۔

یہ بات بہت درست ہے کہ اسلام اپنی ذات مین کامل۔ بے عیب اور پاک مذہب ہے لیکن نادان دوست اچھا نہین ہوتا اس دابۃ الارض نے اسلام کو نادان دوست بنکر جو صدمہ اور نقصان پہونچایا ہے اس کی تلافی بہت ہی مشکل ہے لیکن اب خدا تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کا نور ظاہر ہو۔ اور دنیا کو معلوم ہو جاوے کہ سچا اور کامل

مذہب جو انسان کی نجات کا متکفل ہے

وہ صرف اسلام ہے۔ اسی لیئے خدا تعالےٰ نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا بخرام

کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان

بر منار بلند تر محکم افتاد۔ لیکن ان ناعاقبت اندیش نادان دوستون نے خدا تعالےٰ کے اس سلسلہ کی قدر نہین کی بلکہ یہ کوشش کرتے ہین کہ یہ نور نہ چمکے یہ اسکو چھپانے کی کوشش کرتے ہین مگر وہ یاد رکھین کہ خدا تعالےٰ وعدہ کر چکا ہے۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون یہ مجھے گالیان دیتے ہین لیکن مین ان کی گالیون کی پروا نہین اور نہ ان پر افسوس کرتا ہون کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آگئے ہین اور اپنی عاجزی اور فرومائگی کو بجز اسکے نہین چھپا سکتے کہ گالیان دین۔ کفر کے فتوے لگائین۔ جھوٹے مقدمات بنائین اور قسم قسم کے افترا اور بہتان لگائین۔ وہ اپنی ساری طاقتون کو کام مین لا کر میرا مقابلہ کر لین اور دیکھ لین کہ آخری فیصلہ کس کے حق مین ہوتا ہے مین ان کی گالیون کی اگر پروا کرون تو وہ اصل کام جو خدا تعالےٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے۔ اسلیئے جہان مین ان کی گالیون کی پروا نہین کرتا مین اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہون کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیان سن کر برداشت کرین اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دین کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کرین اور اپنے اخلاق دکھائین۔ یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور

فٹ نوٹ۔ دابۃ الارض کے معنے طاعون کے بھی ہین جیسا کہ قرآن شریف کی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض تکلمہم ان الناس کانوا بایاتنا لا یوقنون یعنی جب لوگون پر حجت پوری ہو جائیگی تو ہم انکے لیئے زمین سے ایک کیڑا نکالینگے جو لوگون کو اس واسطے کاٹیگا کہ وہ خدا تعالےٰ کے نشانون پر ایمان نہین لاتے تھے تکلمہم کے معنے اقرب الموارد مین صاف کاٹنے کے ہین

۴ ہین + (ایڈیٹر)

جوش مین خطرناک دشمنی ہے جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قایم نہین رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اسکو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل وفکر کی قوتون مین ایک نئی روشنی پیدا ہوجاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے غصہ اور جوش کی حالت مین چونکہ دل ودماغ تاریک ہوتے ہین اسلئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔ مین پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کرکے کہتا ہون کہ اسلام کی جو حالت اس وقت ہورہی ہے اور یہ مختلف فرقہ بندیان جو آئے دن ہوتی رہتی ہین اور مخالف اسپر دلیر ہو رہے ہین اور بے باکی سے حملے اور اعتراض کرتے ہین یہ سب اسی دابۃ الارض کا فساد ہے انہون نے ہی عیسائیون کو مدد دی ہے۔ مگر اب خدا کا شکر کرو کہ اس نے عین وقت پر دستگیری فرمائی ہے اور اس سلسلہ کو قایم کیا ہے اسلئے تمکو مناسب ہے کہ اس فضل کو جو تمکو دیا گیا ہے ضایع نہ کرو۔ اور ادب کی نگاہ سے دیکھو + اور اس مدد اور نصرت کی جو تمہین دی گئی ہے قدر کرو یقیناً یاد رکھو کہ خدا کی مدد بدون اور اس کے بلائے بغیر کوئی شخص راستی سے اور پوری قوت سے ایک امر کو بیان نہین کرسکتا اسکے دلایل ملتے ہی نہین اور طرز بیان نہین دیا جاتا + اور یہ بھی خدا کا خاص فضل ہوتا ہے کہ اس طرز بیان میں نیکی کی قوت رکھنے والے اس شخص کو جو خدا کی قوت اور طاقت پاکر روح القدس سے بھر کر بولتا ہے۔ شناخت کرلیتے ہین پس یہ اللہ تعالے کا بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے تمہین یہ قوت عطا کی اور شناخت کی آنکھ دی۔ اگر وہ یہ فضل نہ کرتا تو جیسے اور لوگ۔ پردون مین ہین اور گالیان دیتے ہین تم بھی ان مین ہی ہوتے۔ جس چیز نے تم کو کھینچا ہے وہ محض خدا کا فضل ہے۔ جیسے میان عبد الحق ہی کو دیکھو کہ خدا کا فضل ان کی دستگیری نہ کرتا تو یہ کیونکر اس بہشت کی جگہ سے نکل سکتے تھے۔ خصوصاً ایسی حالت مین کہ انکے پاس کئی ناصح بھی جمع ہوئے اور انہون نے منع بھی کیا کہ قادیان مت جاؤ۔ بلکہ ایکنے گالی بھی دی حالانکہ گالی دینا ان کے مذہب مین منع ہے اور عام طور پر تہذیب اور شائستگی کے بھی خلاف ہے لیکن ان تمام باتون پر خدا کا خدا کا فضل غالب آگیا اور انکو کھینچ لایا ان کو بدی کے اسباب ہی میسر نہ آئے ورنہ اگر یہ بیوی کرلیتے تو پھر ابتلا پیش آجاتا۔ مگر خدا نے ہر طرح سے بچایا۔ خدا کا فضل مستحدث نہین ہوتا۔ جسپر وہ اپنا کرم کرتا ہے اسے ہر طرح سے بچا لیتا ہے یہ خیال مت کرو کہ ہم مسلمان ہین۔ اسلام بڑی نعمت ہے اسکی قدر کرو اور شکر کرو۔ اسکے اندر فلاسفی ہے جو زبان سے کہدینے سے حاصل نہین ہوتی اسلام اللہ تعالےٰ کے تمام تصرفات کے نیچے آجانے کا نام ہے اور اسکا خلاصہ خدا کی سچی اور کامل اطاعت ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اپنا سارا وجود خدا تعالےٰ کے حضور رکھدیتا ہے بدون کسی امید پاداش کے

من اسلم وجہہ للہ فھو محسن

ڈایری کا اقتباس

ایڈیٹر کے الفاظ مین

انبیاء اور دعا انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ مین یہی رہا ہے کہ وہ پیشگوئیون کے دیئے جانے پر بھی اور اللہ تعالے کے وعدون پر سچا ایمان رکھ کر بھی دعاؤنکے سلسلہ کو ہرگز نہ چھوڑتے تھے اسلئے کہ وہ خدا تعالے کے غنا ذاتی پر بھی ایمان لاتے ہین اور مانتے ہین کہ خدا کی شان لایدرک ہے اور یہ سوء ادب ہے کہ دعا نہ کیجاوے۔ لکھا ہے کہ بدر کی لڑائی مین جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بڑے اضطراب سے دعا کر رہے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ حضور! اب دعا نہ کرین خدا تعالے نے آپکو فتح کا وعدہ دیا ہے مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا مین مصروف رہے بعض نے اسپر تحریر کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہ تھا بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت بہت بڑھی ہوئی تھی۔ اور ہر کہ عارف تر باشد خایف تر باشد وہ معرفت آپکو اللہ تعالے کے غناء ذاتی سے ڈراتی تھی۔ پس دعا کا سلسلہ ہرگز چھوڑنا نہین چاہیئے۔

مسیح موعودؑ کی دعاؤنکی عظمت ۱۰ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء صبح کو سیر مین فرمایا کہ مین آج کل طاعون سے قادیان کے محفوظ رہنے کے لیے بہت دعائین کرتا ہون . . اور باوجود اسکے کہ اللہ تعالے نے بڑے بڑے وعدے فرمائے ہین لیکن یہ سوء ادب اور انبیاء کے طریق سے دور ہے کہ خدا کی لایدرک شان اور غناء ذاتی سے خوف نہ کیا جاوے آج پہلے وقت ہی یہ الہام ہوا۔

دلم مے بلرزد چو یاد آورم
مناجات شوریدہ اندر حرم

شوریدہ سے مراد دعا کرنیوالا ہے۔ اور حرم سے مراد جسپر خدا نے تباہی کو حرام کردیا ہو اور دلم مے بلرزد خدا کی طرف ہے یعنی یہ دعائین قوی اثر ہین مین انہین جلدی قبول کرتا ہون یہ خدا تعالے کے فضل اور رحمت کا نشان ہے دلم مے بلرزد بظاہر ایک غیر محل سا محاورہ ہو سکتا ہے مگر یہ اسی کے مشابہ ہے جو بخاری مین ہے کہ مومن کی جان نکالنے مین مجھے تردد ہوتا ہے۔ توریت مین جو پچھتانا وغیرہ کے الفاظ آئے آئے ہین دراصل وہ اسی قسم کے محاورہ ہین جو اس سلسلہ کی ناواقفی کی وجہ سے لوگون نے نہین سمجھے۔ اس الہام مین خدا تعالے کی اعلے درجہ کی محبت اور رحمت کا اظہار ہے اور حرم کے لفظ مین گویا حفاظت کیطرف اشارہ ہے (حرم کے لفظ پر اسوقت خاکسار ایڈیٹر نے

عرض کیا تھا کہ حضور کا الہام من دخلہ کان آمنا اور بھی اس لفظ حرم کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اب ہم کہتے ہین کہ انی احافظ کل من فی الدار کا الہام بھی اسی کا موید ہے یاد آورم اسی طرح ہے جیسے اذکرونی اذکرکم۔

من یقرض اللہ قرضاً اللہ تعالےٰ جو قرض مانگتا ہے تو اس سے یہ مراد نہین ہوتی ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالےٰ کو حاجت ہے اور وہ محتاج ہے ایسا وہم کرنا بھی کفر ہے بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جزا کے ساتھ واپس کرونگا یہ ایک طریق ہے۔ اللہ تعالےٰ جس سے فضل کرنا چاہتا ہے۔

رایت ربی علیٰ صورۃ ابی حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ رایت ربی علیٰ صورۃ ابی یعنے مین نے اپنے رب کو اپنے باپ کی شکل پر دیکھا۔ مین نے بھی اپنے والد صاحب کی شکل پر اللہ تعالےٰ کو دیکھا ان کی شکل بڑی بارعب تھی انہون نے ریاست کا زمانہ دیکھا ہوا تھا + اسلیئے بڑے بلند ہمت اور عالی حوصلہ تھے غرض مین نے دیکھا کہ وہ ایک عظیم الشان تخت پر بیٹھے ہین اور میرے دل مین ڈالا گیا کہ خدا تعالےٰ ہے۔ اس مین سر یہ ہوتا ہے کہ باپ چونکہ شفقت اور رحمت مین بہت بڑا ہوتا ہے اور قرب اور تعلق شدید رکھتا ہے اسلیئے اللہ تعالےٰ کا باپ کی شکل مین نظر آنا اسکی عنایت تعلق اور شدت محبت کو ظاہر کرتا ہے اسلیئے قرآن شریف مین بھی آیا ہے کذکرکم اباءکم اور میرے الہامات مین یہ بھی ہے انت منی بمنزلۃ اولادی یہ قرآن شریف کی اسی آیت کے مفہوم اور مصداق پر ہے۔

۱۰ - اپریل کو الہام ہوا - افسوس صد افسوس - اور ۱۱ - اپریل کو الہام ہوا رنگ برنگ اے عالم جاودانی شد۔

ہمارا اصل منشا اور مدعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے اور آپکی عظمت کو قایم کرنا۔ ہمارا ذکر تو ضمنی ہے اسلیئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین جذب اور افاضہ کی قوت ہے اور اسی افاضہ مین ہمارا ذکر ہے۔

قصص قرآنی کی فلاسفی

سلسلے کے لیے دیکھو نمبر ۱۶ جلد ۶

ان واقعات کو داستانین اور افسانے خیال نہ کرو۔ بلکہ ان کو پڑھکر ان واقعات پر پے لے جاؤ جو اس قوم مین ہونے والے ہین اور پھر ان واقعات کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین پیش آئے اور یا اب احمد قادیانی کی زندگی یعنے آپ کے بروزی رنگ مین ظہور مین آ رہے ہین) دیکھکر صاف اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واقعی کبھی ابراہیم۔ موسے۔ نوح۔ وغیرہم علیہم السلام ہین +

یہ مبالغہ نہین بلکہ حقیقت اور اصلیت یہی ہے کہ جسقدر نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیشتر آئے وہ بطور تمہید کے تھے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تمام نبیون سے آپ کی بابت اقرار لیا + مین انشراح صدر اور ایک ذوق کے ساتھ اس نکتہ پر پہونچا ہوا ہون اور اپنے اس دعوے مین قرآن کریم سے لاانتہا شواہد پیش کرنے کے قابل ہون کہ ایک بھی نبی دنیا مین ایسا نہین گذرا جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوے کی بنیادی اینٹ نہ رکھی ہو +

جن انبیاء علیہم السلام کا ذکر قرآن شریف نے کیا ہے یقیناً سمجھو کہ وہ ایک دوسرے طرز اور رنگ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے واقعات بطور پیشگوئی ہین۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جامع جمیع کمالات تھے جو کمالات دوسرے نبیون مین متفرق طور پر تھے آپ مین یکجائی طور پر جمع تھے اور چونکہ کمالات نبوت آپ پر آکر ختم ہو چکے تھے اسلئے نبوت بھی ختم ہو چکی تھی + اب جبکہ یہ واقعات عبرت کے لیئے ہین تو کسقدر ضروری ہے کہ انکو قصص سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ ان کی مغز اور جان پر تدبر کرو اور ان امور کی تہ تک پہونچو جو ان مین رکھے ہوئے ہین + مجھے ظالم مردہ پرست نصرانی اور غیرت کش مسئلہ نیوگ کے ماننے والے آریہ پر سخت افسوس اور تعجب آتا ہے کہ وہ ان قصص پر اعتراض کرتا ہے + ایک ظالم نصرانی نے ایک کتاب لکھی ہے جہان وہ موسیٰ کا قصہ قرآن مین یا تورات کے دوسرے نمونکا دکھتا ہے کہتا ہے کہ یہ تورات سے لیا ہے۔ اس احمق کو اپنے گھر کی تو کوئی خبر نہین کہ انجیل کے مواد کیا ہین مگر مین اسوقت اس بحث کو درمیان لانا نہین چاہتا۔ لیکن افسوس کرتا ہون اس کور فطرت انسان پر جو محض ایک نام دیکھکر یہ اعتراض کرنے کے لیئے اٹھ کھڑا ہوا۔ مردہ پرستی! ہان صلیب پر لٹکائے گئے کو خدا ماننے والی قوم! تیری فہم و فراست پر ہزار بلکہ بے شمار افسوس! کہ تو کس طرح بہکی بہکی پھرتی ہے۔

مین نے یورپ کے فلسفہ کو مطالعہ کیا ہے اور عیسائی مذہب کے فاضلون کی کتابون کو پڑھا ہے مگر مین سچ کہتا ہون کہ مین نہایت ہی بدگمان ہون اس مردہ پرست قوم پر اور اسکے فلسفہ اور الہیات پر۔ مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ یورپ کا مذہب مضحکہ سے زیادہ نہین معلوم ہوتا۔ مین سب سے پہلے ان کے پاؤن چومتا اور انکے فلسفہ کا قایل ہو جاتا اگر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے قایل ہو جاتے اور قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بناتے + مگر مردہ پرستی کی لعنت نے دل و دماغ کو

کو کچھ ایسا گندہ کیا ہے کہ الہیات کو سمجھنے والی قوتون کو بالکل زایل کر دیا ہے۔ حیف ہے ان کی دانش پر!! اور افسوس انکے فلسفہ پر!!

مین جب ان کے فلسفیون کے اعتراض کو پڑہتا ہون تو مجھے ان سے سخت نفرت ہو جاتی ہے اس لیئے کہ وہ صحیح نتایج کو چھوڑ کر اپنی غرض اور مقصود کو مدنظر رکھ کر نئے مقدمات ترتیب دیکر ایک غلط نتیجہ نکالنے کی کوشش کرتے ہین مین نے یہ رون ان کی فلسفی پر غور کی ہے اور ان کے الہیات کو پڑھا ہے۔ لیکن سچ کہتا ہون کہ ان کو آسمان سے کوئی نسبت ہی نہین ورنہ اگر یادری انصاف کو ہاتھ مین لیکر اسپر غور کرتے لقد کان فی قصصہم عبرۃ تو اپنے اعتراضون کو دیکھ کر شرمندہ ہو جاتے۔ ایک سورۂ یوسف ہی کو پڑھو کہ کس طرح پر وہ مکی و مدنی زندگی کے واقعات کو مرتب کرکے دکھاتی ہے۔ لقد کان فی یوسف واخوتہ اور لقد کان فی قصصہم عبرۃ ملا کر پڑھو تو ایک ذوق پسند طبیعت اس سے بھر کر سجدہ کرا اٹھے گی۔ کہ کس طرح پر اللہ تعالے نے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واقعات زندگی کو کھولکر حضرت یوسف کے قصہ کے رنگ مین بیان کیا ہے۔

خوشتر آن باشد کہ راز دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

ان واقعات کو عبرت او تدبر کی نگاہ سے دیکھو اور سورہ یوسف پر غور کرو کہ کس طرح پر اس وقت سے لیکر جب کہ بھائیون نے آپ کی مخالفت شروع کی اسوقت تک کہ جب جلالی رنگ مین یوسف کو وہ دیکھتے اور شرمندہ ہوکر سرنگون ہوتے ہین اور یوسف اپنی عظمت و جلال کے ساتھ اپنی شناخت انکو کراتا ہے اور وہ نہایت ہی تعجب اور حیرت سے کہتے ہین ءانک لانت یوسف کیا تو یوسف ہے اور یوسف انہین کہتا ہے۔ ہان ہان مین یوسف ہون اور یہ میرا بھائی ہے خدا نے ہم پر فضل کیا ہے اسکو انہ سے اللہ تعالے نے شروع کیا ہے تاکہ یہ ظاہر کرے کہ یہ خدا تعالے کی عادت مستمرہ اور قاعدہ کلیہ ہے کہ جو میری طرح متقی ہو جاوے اسپر ایسے ہی انعام ہوتے ہین۔ اب ایک ظاہر بین۔ سطحی خیال کا انسان تو اسکو یوسف کے واقعات کہہ دیگا لیکن رموز شناس۔ نکتہ رس فی الفور بول اٹھے گا کہ اس مین صاف اشارہ ہے امام المتقین سید المرسلین محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان کامیابیونکا۔ چنانچہ فتح مکہ کے دن جب آپ قدسیون کی دس ہزار جماعت کے ساتھ خدا تعالے کے وعدہ کے موافق نہایت تزک و احتشام اور جلال کے ساتھ مکہ مین داخل ہوئے تو آپ نے صاف فرمایا انی اقول کما قال اخی یوسف

لا تثریب علیکم الیوم

اللہ! اللہ! ان واقعات سے اللہ تعالے کی لاتبدیل ہستی کیسے صاف معلوم ہوتی ہے غرض یہ ہے کہ اگر عیسائی یا دوسرے اعتراض کرنے والے سوچتے اور دیکھتے کہ یہ قصہ نہین بلکہ پیشگوئی ہے تو پھر ان کو اعتراض کرنے سے شرم آتی مکہ مین جب قسم قسم کے مصائب اور مشکلات کا طوفان بپا تھا یہ سورۃ نازل ہوتی ہے اور اس مین کہا جاتا ہے لقد کان فی قصصہم عبرۃ اور لقد کان فی یوسف واخوتہ ایات السائلین کیا یہ عظیم الشان پیشگوئی نہین ہے؟ ہے اور ضرور ہے مگر ظالم طبع کور چشم اسکو دیکھ نہین سکتا جو مردہ پرستی کے گڑھے مین پڑا ہوا ایک ناتوان انسان کی لاش سے استمداد کر رہا ہے کہان مکے سے جانا پھر احزاب اور بدر کا فتح ہونا اور پھر آخر مکہ کا فتح ہونا اور دس ہزار قدوسیون کے ساتھ داخل ہونا اور پھر یوسف علیہ السلام کی طرح لا تثریب علیکم الیوم۔ کیسا عظیم الشان باتین ہین مگر اولوالالباب کے لیئے۔

میرے دوستو! اللہ کے لئے اس کتاب کی عظمت پر دل مین غور کرو۔ مین تمہین یقین دلاتا ہون اور اپنے تجربہ سے کہتا ہون۔ ہان پھر سن لو کہ اپنے تجربہ سے کہتا ہون کہ اس حکیم و مجید کتاب کی عظمت و معانی مین غور کرنا اس نے یقینا خدا کو ہاتھ پکڑ کر دکھا دیا ہے۔ یورپ کی فلسفیت کو تم نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھو گے جب تم اس فلسفہ پر تدبر کرو گے جو قرآن کریم نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور جس مین کوئی غلطی کوئی اختلاف اور نقص نہین جو ابدالاباد تک ہمیشہ صحیح نتائج پر پہونچانے والا اور ہر قسم کی غلطیون اور ٹھوکرون سے بچانے والا ہے۔

میرے دلمین درد پیدا ہوتا ہے اور میری روح بیقرار ہو جاتی ہے۔ جب مین ان یورپ کے فلسفیون اور پادریون کے اعتراضون کو پڑھتا ہون اور قرآن کریم کے قصص پر غور کرتا ہون یہ نادان خشک فلسفی تو مجبور سمجھو یا معذور سمجھو اپنی پست فطرتی اور کم ظرفی کے باعث جو مردہ پرستی نے ان مین پیدا کی ہے ان حقایق کے سمجھنے کے قابل نہ تھے لیکن سب سے زیادہ افسوس جو چیز پیدا کرتی ہے اور جس سے دل پر سخت صدمہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ خود مسلمانون نے اس جلیل کتاب کی عظمت و شان کو مستور رکھنا چاہا ہے۔ انہون نے کوشش نہین کی کہ اسلام کی فلسفیانہ روح دنیا مین پھونکین اور اصل تو یہ ہے کہ خود ان مسلمانون نے بھی اسے اساطیر الاولین سے بڑھ کر وقعت نہین دی۔

نالایقون نے یوسف زلیخا کے قصے بنا دیئے اور قصون ہی کا رنگ ان عظیم الشان پیشگوئیون کو دینا چاہا۔ لیکن جب قرآن کے جلال اور عظمت کو اندر باہر سے مٹانے کی فکر کی گئی اور اسکی توہین اپنے حد کو پہونچ گئی

توخدا تعالےٰ نے جو اس پاک اور مجید کلام کا حافظ و ناصر ہے اپنے وعدہ کے موافق انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ آسمان سے قرآن کریم کی حفاظت اور اسکی عظمت و جلال کے اظہار کا ایک ذریعہ پیدا کیا اور ارادہ فرمایا کہ قرآن کریم کا نزول دوبارہ ہو اور پھر دنیا کو اس کی عظمت پر اطلاع دیجاوے اس غرض کے لیے اس نے پھر محمد صلعم کی صلے اللہ علیہ وسلم کو بروزی رنگ مین احمد قادیانی صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت مین نازل فرمایا۔ خدا کے لاانتہا سلام اور برکات ہون اس مرد خدا پر جس نے عین وقت پر آکر ہماری دستگیری کی اور جو قرآن کریم کی عزت اور شوکت کو دنیا مین بحال کرنے کے لیے ہر قسم کے دکھ اور مصیبت کو بخوشی خاطر اٹھانے کے لیے تیار ہو گیا۔ اللھم صل علے محمد و علے آل محمد و بارک وسلم۔ یہ باتین نری لسانی اور لفاظی نہین مین خدا تعالےٰ کے گھر مین کھڑا ہو کر اس کی پاک کتاب ہاتھ مین لیکر اس نازک مقام پر ایک لفظ بھی بولنا جسکا صحیح اور سچا مفہوم اسکے اس لفظ کے موافق دل مین نہو سخت گناہ سمجھتا ہون پھر اسکو اگر کوئی مبالغہ سمجھے تو وہ سخت ظالم ہے اور مجھ پر افترا کرتا ہے مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہون کہ سچ یہی ہے یہی حق ہے۔

کہ قرآن کریم کی گم شدہ عزت اور عظمت کو پھر بحال کرنے کے لیے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود خدا کی نصرتین اس کے ساتھ ہون کی صورت مین یقیناً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آیا جو چاہتا ہے قبول کرے اور جو خدا سے جنگ کرنا چاہتا ہے وہ انکار کر کے خدا سے لڑے۔

(باقی آیندہ)

پیسہ اخبار سے خط و کتابت

ذیل مین ہم اس خط و کتابت کو کسی قسم کے رائے ظاہر کیے بغیر درج کرتے ہین جو ہم نے ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار سے کی ہے۔

(ایڈیٹر الحکم کا پہلا خط)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار! آپکا اخبار مورخہ ۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۰۲ء میری نظر سے گذرا اور آپ کا لیڈنگ آرٹکل (جو الحکم کے ایک فیصلہ کن مضمون کے بظاہر جواب مین لکھا گیا ہے) پوری توجہ اور فکر سے پڑھا۔ مین سخت افسوس کرتا ہون کہ حقایق و معارف اور خدا تعالےٰ کے عظیم الشان نشان کا نام آپکی زبان مین گالیان ہین بحالیکہ اس آرٹکل مین جو تہذیب و شائستگی کے مدعی پیسہ اخبار نے لکھا ہے شروع سے اخیر تک بجز گالیون کے ایک بھی معقول بات نہین ہے لیکن مین آپ کو اس ... مریض کی طرح معذور سمجھتا ہون جو مصری کا مزہ تلخ بتا دیتا ہے۔

اس عریضہ کے لکھنے کی مجھے کوئی ضرورت نہ تھی لیکن جب آپ کے لیڈر کے آخیر مین مین نے آپ کی یہ درخواست پڑھی کہ اسکو الحکم مین چھاپ دیا جاوے تو مجھے ضروری معلوم ہوا کہ اس عریضہ کے ذریعہ ایک ضروری امر آپ کی خدمت مین پیش کرون تاکہ دوسرونکو تنگ ظرف کہنے والے ایڈیٹر پیسہ اخبار کی عالی حوصلگی اور کشادہ دلی کا امتحان ہو جاوے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ اس سے پہلے بھی ایڈیٹر الحکم نے آپ کے سفر یورپ سے پہلے بذریعہ خط آپ کو اخبار نویسی کے اصول سے اس امر کی ہدایت کی تھا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ پر جو اعتراض آپ کرتے ہین یعنے بذریعہ اخبار جو نکتہ چینی کرتے ہین۔ آپکا فرض ہونا چاہیئے کہ ایسی تحریرین جو آپ کی اس نکتہ چینی کے جواب مین بھیجی جاوین محض اس خیال سے کہ ایڈیٹر کی ذاتی رائے کے خلاف ہین درج ہونے سے روکنی نہین چاہئین۔ اسوقت آپ نے وعدہ کیا تھا کہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر۔ ایڈیٹر الحکم یا اور لوگون کی ایسی تحریرین چھاپ دیگا۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس وعدہ کا ایفاء جب پیسہ اخبار کے طرز عمل سے مضمون بھیجکر چاہا گیا۔ تو ان جوابی تحریرون کو صاف ہضم کر لیا گیا اور وعدہ پورا نہ ہوا اور پھر جب بعض مضامین کے متعلق جو پیسہ اخبار کے جواب مین الحکم مین شایع ہوئے چاہا گیا کہ پیسہ اخبار کا ایڈیٹر اپنے ناظرین کو مغالطہ سے بچانے کے لیئے ان کو پیسہ اخبار مین چھاپ کر اپنی عالی ظرفی کا ثبوت دے اور یہ ثابت کرے کہ اس کی نکتہ چینی ذاتی عداوت اور عناد کا نتیجہ نہین۔ بلکہ نیک نیتی کی بنا پر ہے۔ تو پیسہ اخبار نے ہمیشہ خاموشی اختیار کی

اب آپ کی یہ پہلی درخواست ہے کہ پیسہ اخبار کے لیڈر کو الحکم مین چھاپ دیا جاوے اسلیئے آپ کی اس درخواست پر اگر آپکے وعدہ اور جایز نکتہ چینی کے اصول کے لحاظ سے مین پھر آپ سے اس امر کا مطالبہ کرون کہ الحکم کا مضمون پیسہ اخبار مین چھاپ دیا جاوے تو مین سمجھتا ہون کہ عرفاً۔ اخلاقاً شرعاً مین حق پر ہون۔

اس لیے مین بذریعہ عریضہ ہذا آپ کو آپ کی ادعائی آزادی۔ عالی ظرفی۔ نیک نیتی۔ ملکی خیر سگالی۔ تہذیب و شائستگی اور ایفا وعدہ کا واسطہ دیکر ایک ضروری امر کیطرف توجہ دلاتا ہون اور وہ یہ ہے کہ آپ سلسلہ وار ان تمام مضامین کو پیسہ اخبار مین چھاپ دیجئے جو پیسہ اخبار کی نکتہ چینیون کے جواب مین الحکم مین طبع ہوئے ہین۔

اس ترتیب سے کہ پہلے پیسہ اخبار کی نکتہ چینی۔ پھر الحکم کا جواب پھر اپنا جواب الجواب اگر ہو سا اسی سلسلہ مین آپ کا وہ مضمون

آجائے گا۔ جسکا جواب الحکم کی گذشتہ اشاعت مین نکلا ہے اسکے بعد مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اسی ترتیب سے الحکم مین وہی سلسلہ مضامین کا پورا چھاپدیا جاویگا اور اگر آپ اسقدر لمبے سلسلے کے لیے تیار نہون حالانکہ اگر آپ کے دل مین کچھ بھی انصاف اور ملک کی بھلائی اور خیرخواہی کا خیال ہے تو ہرگز انکار نہین ہونا چاہیئے تو پھر کم از کم آپ اتنا ہی کرین کہ آپ پہلے اس مضمون کو جو پیسہ اخبار ... مورخہ ۵-اپریل سنہ ۱۹۰۲ء مین طبع ہوا ہے۔ پھر الحکم مورخہ ۱۰-اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کے مضمون کو اور پھر پیسہ اخبار مورخہ ۲۶-اپریل سنہ ۱۹۰۲ء کے لیڈر کو یکجائی چھاپ دین۔ پبلک صحیح نتیجہ پر انشاء اللہ ضرور پہونچ جاوے گی۔

اور اسی ترتیب سے مین الحکم مین تینون مضمون ملا کر چھاپ دونگا+

مجھے امید ہے کہ آپ فراخ حوصلگی کیساتھ میری اس تجویز سے اتفاق رائے ظاہر کرینگے۔ ایڈیٹر صاحب۔ یہ کام بہت بڑی نیکی کا موجب ہے پیسہ اخبار کے بہت سے ناظرین اور الحکم کے پڑھنے والے کم از کم اس نتیجہ پر ضرور پہونچ جاوینگے کہ ادعائی تہذیب و شائستگی کے باوجود کون شخص گندی گالیان دینے والا اور حقائق و معارف اور معقول۔ مدلل باتونکے [illegible] لاطایل بے معنے اور فضول گوئی سے کام لینے والا ہے

مین آپ کو یقین دلاتا ہون کہ اگر آپ اس طرز عمل کرینگے تو پیسہ اخبار کے ناظرین پر بہت بڑا احسان کرینگے+ اور اگر اس تجویز پر عمل کرنے کو بھی آپکی عالی حوصلگی اجازت نہ دے اور اسکو تنگ ظرفی سے تبدیل کرنا چاہے تو پھر آخری تجویز یہ ہے کہ آپ پیسہ اخبار کے ہمراہ ہمارا ایک پمفلٹ شایع کردین جس مین آپ کا ۵-اپریل والا اور الحکم کا ۱۰-اپریل والا مضمون ہوگا+ اس طرح پر ناظرین پیسہ اخبار کو موقعہ ملجاویگا کہ وہ اندازہ کر سکین کہ آپ کہان تک حق پر ہین۔

مین اس چٹھی کو رجسٹری کرا کر بھیجتا ہون اور آپ کے جواب کا واپسی ڈاک مین انتظار کرتا ہون تاکہ جو تجویز آپ پسند کرین اس پر عملدرآمد کیا جاوے۔ والسلام

آپ کا خیر طلب لی یعقو بعلی عفی اللہ عنہ

از دارالامان قادیان - ۲۸-اپریل سنہ ۱۹۰۲ء دفتر الحکم

آخر مین اس چٹھی کے چھاپدینے کی بھی درخواست ہے

ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کا جواب

یکم مئی سنہ ۱۹۰۲ء

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الحکم۔

السلام علیکم۔ بجواب آپ کے رجسٹری خط ۲۸-اپریل سنہ رواں کے گذارش ہے کہ مین آپ کی اس چٹھی کے مضمون سے اتفاق نہین کر سکتا۔ صرف اسلیئے کہ جس الحکم کے مضامین کی آپ مجھے پیسہ اخبار مین نقل کرنے کی صلاح دیتے ہین وہ اتنے طویل ہین کہ پیسہ اخبار مین کبھی اتنے طویل مضامین نہین چھپے اور ان کا چھاپنا اسکے قرارداد طریقہ کے خلاف ہے۔

ہان جتنا بڑا مضمون ۲۶-اپریل کے پیسہ اخبار مین ہے اتنا ہی بڑا اپنے مقاصد اور اغراض پر حاوی اپنے مضمون کا خلاصہ مجھے بھیجد یجئے۔ یا مجھے اجازت دیجئے۔ کہ آپ کے مضمون سے اسقدر حصہ مین پیسہ اخبار مین چھاپدون ۱۰ور آپ اتنا مضمون ۲۶-اپریل کے پیسہ اخبار سے الحکم مین نقل کردین۔ میرے خیال مین فریقین کے ناظرین کو صحیح حالات سے واقف کرنے کیلیئے اسی قدر کافی ہے زیادہ مضامین درج کرنا غیر ضروری ہے۔

آپ نے جو میرے سفر سے پہلے کا قصہ لکھا ہے اسکے متعلق مین اسیقدر کہنا کافی سمجھتا ہون کہ میری غیر حاضری مین میرے قائمقام ایڈیٹر نے ممکن کہ آپ کا کوئی خط نہ چھاپا ہو۔ لیکن مین نے آپ سے آپکا خط درج کردینے کا وعدہ کیا تھا۔ اور اسکی تعمیل پر مستعد تھا۔ اب بھی جب کبھی آپ کوئی خط پیسہ اخبار مین چھپوانا ضروری سمجھین۔ بشرطیکہ پندرہ بیس سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اور آپکے اغراض کی تائید مین اسے جو ایمانداری سے کسی غلط فہمی کی تردید کی کوشش کی گئی ہو۔ درج کرنے پر آمادہ ہون۔ والسلام۔

آپکا خادم

بندہ محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور۔

ڈائری

مرتبہ مفتی محمد صادق صاحب

۵-مئی سنہ ۱۹۰۲ء۔ رات کے تین بجے حضرت اقدس کو الہام ہوا۔

انی احافظ کل من فی الدار

الا الذین علوا باستکبار

یعنی مین دار کے اندر رہنے والون کی حفاظت کرونگا۔ سوائے ان لوگونکے جنہون نے تکبر کے ساتھ علو کیا۔

فرمایا علو دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک جائز ہوتا ہے اور دوسرا ناجائز۔ جائز کی مثال وہ علو ہے جو حضرت موسے علیہ السلام مین تھا اور ناجائز کی مثال وہ علو ہے جو فرعون مین تھا+

اور فرمایا کہ صبح کی نماز کے بعد یہ الہام ہوا۔

انی اری الملائکۃ الشداد

یعنی مین سخت فرشتونکو دیکھتا ہون جیسا کہ مثلاً ملک الموت وغیرہ ہین۔

فرمایا کہ خدا کے غضب شدید سے بغیر تقوے و طہارت کے کوئی نہین بچ سکتا۔ پس سب کو چاہیئے کہ تقوے

وطہارت کو اختیار کرین اور اگر کوئی فاسق اور فاجر دار مین داخل ہوجائے تو اس کا بچ رہنا یقینی کیونکر ہوسکتا ہے ہان اہلین پھر بھی ایک قسم کی خصوصیت کی گئی ہے۔ کیونکہ جو لوگ علو استکبار نہ کرین۔ ان کی حفاظت کا اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے لیکن انہ اوی القریۃ مین یہ امر نہین وہان انتشار اور ہل چل شدید سے بچے گا۔ وعدہ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسا امر نہین کرتا جس سے لوگونکو جرأت پیدا ہوجائے اور گناہ کیطرف جھکنے لگین۔ متکبر علو کرنے والونکے استثنار کی مثال ایسی ہے جیساکہ ایک کافر نے حضرت رسول کریم کے زمانہ مین بیت اللہ کی پناہ لی تھی تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اسکو اسی جگہ قتل کردو کیونکہ اللہ تعالےٰ کا گھر مفسد کو پناہ نہین دیتا۔

اس گاؤن مین دراصل اس قسم کے سخت دل اور مخالف دین اسلام لوگ موجود ہین کہ اگر اس سلسلہ کا اکرام نہوتا تو یہ سارا گاؤن ہلاک ہوجاتا۔ اور اب بھی اگرچہ ممکن ہے کہ بعض وارداتین ہون مگر تاہم اللہ تعالےٰ ایک مابہ الامتیاز قایم رکھے گا۔

ایک شخص نے ایک لمبا خط لکھا کہ سیونگ بنک کا سود اور دیگر تجارتی کارخانون کا سود جائز ہے یا نہین کیونکہ اسکے ناجائز ہونے سے اسلام کے لوگون کو تجارتی معاملات مین بڑا نقصان ہورہا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے اور جب تک کہ اسکے سارے پہلوؤن پر غور نہ کیجائے اور ہر قسم کے ہرج اور فوائد جو اس سے حاصل ہوتے ہین وہ ہمارے سامنے پیش نہ کیے جاوین۔ ہم ایسکے متعلق اپنی رائے دینے کے لیئے تیار نہین ہین کہ یہ جائز ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ہزارون طریق روپیہ کمانے کے پیدا کیئے ہین۔ مسلمان کو چاہیئے کہ انکو اختیار کرے اور اس سے پرہیز رکھے ایمان صراط مستقیم سے وابستہ ہے اور اللہ تعالےٰ کے احکام کو اس طرح سے ٹال دینا گناہ ہے۔ مثلاً اگر دنیا مین سؤر کی تجارت ہی سب سے زیادہ نفع مند ہوجاوے توکیا مسلمان اس کی تجارت شروع کردینگے۔ ہان اگر ہم یہ دیکھین کہ اس کو چھوڑنا اسلام کے لئے ہلاکت کا موجب ہوتا ہے تب ہم فمن اضطر غیر باغ ولا عاد کے نیچے لاکر اسکو جائز کہہ دینگے مگر یہ کوئی ایسا امر نہین۔ اور یہ ایک خانگی امر اور اور خود غرضی کا مسئلہ ہے۔ ہم فی الحال بڑے بڑے عظیم الشان امور دینی کیطرف متوجہ ہین۔ ہمین تو لوگونکے ایمان کا فکر پڑا ہوا ہے۔ ایسے ادنےٰ امور کیطرف ہم توجہ نہین کرسکتے۔ اگر ہم بڑے عالیشان دینی مہمات کو چھوڑکر ابھی سے ایسے ادنےٰ کامون مین لگ جائین تو ہماری مثال اس بادشاہ کی ہوگی جو ایک مقام پر ایک محل بنانا چاہتا ہے مگر اس جگہ بڑے بڑے شیر اور درندے اور سانپ ہین اور نیز مکھیان اور چیونٹیان ہین۔ پس اگر وہ پہلے درندون اور سانپون کیطرف توجہ نہ کرے اور انکو ہلاکت تک نہ پہونچائے اور سب سے پہلے مکھیون کے فنا کرنے مین مصروف ہو تو اسکا کیا حال ہوگا۔ اس سائل کو لکھنا چاہیئے کہ تم پہلے اپنے ایمان کا فکر کرو۔ اور دو چار ماہ کے واسطے یہان آکر ٹھہرو تاکہ تمہارے دل ودماغ مین روشنی پیدا ہو اور ایسے خیالات مین نہ پڑو۔

شیخ بٹالوی اور مسلمانون کی تکفیر

مشکلے دارم زدانشمند مجلس بازپرس،
توبہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر میکنند

حضرت حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ عالیہ کی ترقی اب اس درجہ تک پہونچ گئی ہے اور اس زور سے ہورہی ہے کہ ہمین ہرگز ہرگز ضرورت نہین رہی کہ کسی تحریر سے کوئی اقتباس اس کی تائید مین پیش کرین۔ بلکہ اس سے ان تائیدی تحریرون کو وقعت دینا ہے۔ لیکن جس تحریر کا اقتباس ہم ذیل مین شایع کرتے ہین اس سے ہماری غرض صرف یہ ہے کہ تا ان لوگون کے حالات سے پبلک اور مسلمانون کو آگاہ کیا جاوے جو اپنے آپکو قوم کے لیڈر اور ایڈ وکیٹ سمجھتے ہین اور یہ بھی مدنظر ہے کہ تا وہ اپنی ہی تحریرونکو پڑھ کر کچھ فایدہ اٹھائین اور اپنی غلطیون کی اصلاح کے لیے موقعہ پاسکین۔

شیخ بٹالوی اگرچہ اب ہمارا مخاطب نہین رہا اور اس نے خود محسوس کرلیا ہے بلکہ دیکھ رہا ہے کہ اسکے ان دعوونکا کیا اثر ہوا کہ مین نے ہی اس سلسلہ کو بلند کیا ہے اور مین ہی گرادونگا اسکو اور پبلک کو یقین ہوگیا ہے کہ اس سلسلہ کو انسانی طاقتین گرا نہین سکتی ہین جو خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت اپنے شامل حال رکھتا ہے۔

مختصر یہ کہ اس تحریر کے شایع کرنیسے ہماری غرض زیادہ تر شیخ بٹالوی کی اصلاح ہی ہے اور ہماری دلی آرزو ہے کہ وہ اپنی اس تحریر کو ایکبار غور سے پڑھے اور سوچے۔ سب سے پہلے چونکہ فتوے تکفیر کے بانی وہی ہین گو اس فتوے کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہین ملی اور وہ شخص جسکو قل انی امرت وانا اول المومنین کی صدا آتی ہو پروا نہین کرسکتا تاہم یہ اقتباس دوسرے لوگونکے لیے کسیقدر نفع بخش ہوگا کہ وہ مولوی جو اپنے گھر مین ۹۹ وجوہ کفر کے ہونے پر بھی فتوے کفر نہ دینے کی ہدایت کرتا ہے اپنے عمل مین پکے مسلمان کو کافر بنانے کے لیے ایک وجہ کفر کا افترا کرلینا بھی کافی سمجھتا ہے۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجاست۔

اب ہم ذیل مین اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۷ کا کچھ حصہ بطور اقتباس پیش کرتے ہین اور شیخ بٹالوی اور انکے رفقار سے پوچھنا چاہتے ہین کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود کے فتوے کفر مین انہون نے کہانتک اس احتیاط سے کام لیا ہے؟

ترقی معکوس

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد
وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

ہماری قوم ہمارے اسلامی بھائیون ہمارے مذہبی رشتہ دارون کا حال گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل کا مصداق ہو رہا ہے۔

کچھ کہتے ہین تو اپنی شکایت کرنی پڑتی ہے جس سے اقوام غیر کی نظرون مین اپنی ذلت وحقارت ہوتی ہے چپ رہتے ہین تو اپنی قوم کی تباہی کی حالت دن بدن ترقی کرتی نظر آتی ہے۔

آخر اس کشمکش کے بعد کچھ کہنے ہی کو ترجیح معلوم ہوئی ہا ور جو ذلت وحقارت اقوام غیر کی نظرون مین بصورت شکایت نظر آتی ہے سکوت مین اس سے بڑھکر دکھائی دیتی ہے اسلیئے ہم ناچار ہو کر کچھ کہتے ہین اور اپنی قوم کے آگے کمال ادب ونیاز وعجز وانکسار سے التجا کرتے ہین کہ وہ غور سے اسکو پڑہین۔

یالیت قومی یعلمون

جب ہم اپنے گروہ مسلمانون کیطرف نظر غائر سے دیکھتے ہین اور آنکھ پر چشمہ (عینک) چڑھا کر خوردبین لگا کر انمین ترقی کے آثار ڈھونڈھتے ہین تو اسکا کہین اثر ونشان نہین پاتے اور اپنی نگاہ کو ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسأ وھو حسیر[۱] کا مصداق بناتے ہین۔ ہان بجائے اسکے ترقی معکوس کے آثار کالشمس فی رابعة النہار بلا اشتباہ واستتار مشاہدہ کرتے ہین انکی دنیاوی ترقی معکوس تو عیان ہی محتاج اظہار وبیان نہین ہے کون نہین جانتا کہ ان کی ذلت وافلاس پر دوست ودشمن دونو کے گھر مین ماتم ہو رہا ہے۔ کوئی لارڈ رپن بالقابہ کے آگے ان کی مفلسی وبدحالی کا رونا روتا ہے کوئی انکی شکایت حال مین اخبارونکے اوراق سیاہ کرتا اور اپنا وقت کھوتا ہے کوئی لکچرون اور منادیونکے ذریعہ سے ان کی تباہی حال پر آنسو بہاتا ہے اس مقام مین صرف انکی مذہبی ترقی معکوس کا بیان اور اسپر افسوس مدنظر ہے۔

اگر انکے اس سال کا پہلے سال سے اور اس سے پہلے کا اس سے پہلے سے مقابلہ کرتے ہین تو علم مین کمالات مین ترقی مذہب مین اشاعت اسلام مین سبھی مین فیصدی پچاس اور بعض امور مین فیصدی نوے کی ترقی معکوس (تنزل) ہین پاتے ہین علم وکمالات کے تنزلات ہم پھر کسی موقعہ پر بیان کرینگے (اگر ہمارے بھائی ہماری ان باتونکو عداوت واہانت پر محمل نہ کرینگے۔ بالفعل ہم ان کی مذہبی ترقی معکوس کو بیان کرتے ہین پہلے سال اگر کسی شہر مین ایک لاکھ مسلمان شمار کئے جاتے تھے تو اس سال وہان پچاس ہزار رہ گئے ہین اور اگر انکے اصول پر زیادہ توجہ کر کے دیکھین تو لاکھ مین سے دس ہزار ہی نظر آتے ہین۔ اس سے ہمارا مدعا یہ نہین کہ (خدانخواستہ) وہ مرتد ہو گئے ہین اور اسلام چھوڑ کر کسی اور دین عیسائی یہودی مین داخل ہو گئے ہین بلکہ مقصود اس سے یہ ہے کہ وہ اپنے ہی اسلامی بھائیون (جو میدان ترقی معکوس کے شہسوار ہین) کے باضابطہ حکم وفتوے سے دین اسلام سے خارج کئے گئے ہین کوئی وہابی کوئی بدعتی کوئی مشرک کوئی لامذہب کوئی رافضی کوئی نجدی قرار پا کر گروہ اہل اسلام سے علیحدہ ہوئے ہمنے اپنی مدت العمر مین جہانتک کتب (حدیث تفسیر فقہ اصول عقاید وغیرہ اسلامی علوم کا) عبور کیا انمین یہی مسئلہ پایا کہ جس مسلمان سے کوئی کلمہ کفر وارتداد یا فعل موجب حد سزا شرعی سرزد ہو اسکو اس سے انکار کرانا وتاویل مکرجانے کے تلقین کرنا اور اس انکار وتاویل کو (بفرض وقوع اس قول وفعل کے) توبہ قرار دینا اور جسکے قول مین ننانوے وجوہ کفر ہون اور ایک وجہ اسلام اسکو اس ایک وجہ اسلام کے اعتبار ولحاظ سے دائرہ اسلام مین جگہ دینا اور بلحاظ وجوہ کفر اسلام سے خارج نہ کرنا لازم ہے مگر یہان اس قضیہ کا عکس ہوتا ہے جس شخص سے کوئی فعل وقول موجب کفر سرزد نہوا ہو اسکو خواہ مخواہ اسکا قائل وفاعل قرار دیا جاتا ہے اور جسکے قول یا فعل مین ننانوے وجوہ اسلام ہون اور ایک وجہ کفر اسکو ایک وجہ کفر کے لحاظ سے کافر ٹھہرایا جاتا ہے پھر اس طرفہ پر یہ طرہ چڑہایا جاتا ہے کہ جو اس کافر کے کفر مین شک کرے وہ خود کافر ہو جاتا ہے اور جو اس شک کرنے والے کے کفر مین تردد کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اس تدبیر سے اصلی کافر جان باتونکے مرتکب قرار دیئے جاتے ہین فیصدی پچاس نکلتے ہین اور جو انکے کفر مین یا شک کنندونکے کفر مین شک کرنے کے سبب کافر بنتے ہین وہ فیصدی نوے پیدا ہوتے ہین۔

ان لوگونکو واجب یہ تھا کہ اس اتفاقی مسئلہ (جسکا خلاف ہمنے آجتک کسی کتاب حدیث وفقہ اور کسی مذہب شافعی وحنفی مین نہین دیکھا) پر عمل کر کے تاویلی وناد انستہ کفر کے مرتکب کو مسلمان بناتے اور مسلمانونکا عدد بڑہاتے انہون نے اپنے فاسد خیالونسے اسکا خلاف تراش کر اسکے ذریعہ سے مسلمانونکو کافر بنایا اور مسلمانونکا نمبر (جو پہلے ہی پاس ہونیکے درجہ سے کم تھا۔) اور بھی گھٹایا اور اس باعی کا مصداق بنکر دکھا دیا۔[۲]

شنیدم کہ مردان راہ خدا + دل دشمنان ہم نکردند تنگ
ترا کی میسر شود این مقام + کہ با دوستانت خلافست وجنگ

اور اپنی آپکو یہ شعر نہ سنایا "تو برائے وصل کردن آمدی + نے برائے فصل کردن آمدی"۔

آخری فقرہ مولویصاحب کا مسلمانونکو مخاطب کر کے شروع ہوتا ہی لیکن ہم مضمون کی دلچسپی کے لحاظ سے انکے الفاظ مین صرف اتنا تصرف کرتے ہین کہ مسلمانونکی بجائے مولویصاحب سے شروع کرتے ہین۔ (ایڈیٹر)

مولویصاحب! آؤ خدا سے شرماؤ اب بھی ایسی باتونسے جو ترقی معکوس کی علت تامہ ہین باز آؤ۔ اسلام کو بڑھاؤ مسلمانونکے عدد کو (برائے نام ہی کیون نہو) بڑھنے دو۔ مسلمان آگے ہی تھوڑے ہین تم ان تھوڑے کو اور نہ گھٹاؤ اور کافرونکی تعداد کو نہ بڑھاؤ اور اگر تمکو کافرونکی ایسی ہی کثرت ضرورت وحاجت ہے تو دنیا مین ان کلمہ گویونکے ۳

۱؎ پھر تو آنکھ کو دوبارہ پھرا کر دیکھ تیری نگاہ تیری طرف عاجز ہو کر اور تھک کر پھر یگی یعنی کچھ دیکھ نہ سکیگی + ۲؎ اور کوئی اسی متبعیث کے ہاتھ سے مرزائی کہلا کر اہل اسلام سے علیحدہ ہوئے ہین۔ افسوس۔ لم تقولون مالا تفعلون + ایڈیٹر۔ ۳؎ ہان مولویصاحب اپنی گریبان مین بھی ذرا منہ

قصیدہ در معرفت انسان کامل مظہر حق تعالیٰ وطریق فیصلہ با نزاع کنندگان

ہمان ز نوع بشر کامل از خدا باشد
کہ با نشان نمایان خدا نما باشد
بتابد از رخ او نور عشق و صدق و وفا
ز خلق او ہمہ غربت و حیا باشد
صفات او ہمہ ظل صفات حق باشند
ہم استقامت او ہمچو انبیا باشد
روان بچشمۂ او بحر سرمدی باشد
عیان در آئینہ اش روی کبریا باشد
صعود او ہمہ سوئے فلک بود ہر دم
وجود او ہمہ رحمت چو مصطفےٰ باشد
خبر دہد ز قدومش خدا بمصحف پاک
ہم از رسول سلامے بصد ثنا باشد
نہد بر راہ جانان خود سر اخلاص
اگرچہ سیل مصیبت بزور با باشد
براہ یار عزیز از بلا نہ پرہیزد
اگرچہ در رہ آن یار اژدہا باشد
کند حرام ہمہ عیش و خواب را بر نفس
چو جملہ عارف و عامے درین بلا باشد
دل از کلف و کلہش باشد افتادہ ز فرق
فراغت از ہمہ خود بینی و ریا باشد
اصول او ہمہ بر خلق رحم باشد و لطف
طریق او ہمہ ہمدردی و عطا باشد
ہمیشہ نفس شریفش بجا بدار حسرتے
کہ چون گروہ بدان تابع بدی باشد
ہمیشہ محترز از صحبت بدان ماند
غیور از پئے دین ہمچو اصفیا باشد
پناہ دین بود ملجاء مسلمانان
بعقد ہمت خود دافع قضا باشد
ہزار سر زنی و مشکلے نہ گردد حل
چو پیش او ببروی کار یک دعا باشد
چو شیر زندگی او بود درین عالم
ز صید او دگران را ہمہ غذا باشد
گہے نشان نماید ز بہر دین قویم
گہے بمعرکہ جنگش با اشقیا باشد
بود مظفر و منصور از خدائے کریم
ز معضلات شریعت گرہ کشا باشد

ز مہر یار ازل بر رخش ببارد نور
ز شان حضرت اعلےٰ درو ضیا باشد
کشوف اہل کشوف از برائے او باشند
ہم از نجوم سپہر مقدمش صدا باشد
غرض مقام ولایت نشانہا دارد
نہ ہر کہ دلق بپوشد ز اولیا باشد
کلید این ہمہ دولت محبت ست و وفا
خوشا کسیکہ چنین دولتش عطا باشد
سخن ز فقر بدزدی ہمیشنوان گفتن
وے علامت مردان رہ صفا باشد
ز مشکلات رہ راستی چہ شرح دہم
کہ شرط ہر قدمے گریہ و بکا باشد
بسوزد آنکہ نسوزد بصدق در رہ یار
بمیرد آنکہ گریزندہ از فنا باشد
کلاہ فتح و ظفر ہیچ سر نمی یابد
مگر سریکہ پئے حفظ دین فدا باشد
نشانہائے سماوی بہ ہیچکس ندہند
مگر کسیکہ ز خود گم پئے خدا باشد
کسے رسد بمقام خوارق و اعجاز
کہ در مقام مصافات و اصطفا باشد
ضرورت است کہ در دین چنین امام آید
چو خلق جاہل و بیدین و مردہ سا باشد
جہانیان ہمہ ممنون منتش باشند
چرا کہ او بمثل ملت لہدے باشد
اگرچہ تیغ ندارد مگر بہ تیغ دلیل
ہے در وصف تو ہیکس نا سزا باشد
چو پہلوان بدر آید ز زور رب کریم
بہر دمش صدق مدعا باشد
چہ دستہا کہ نماید بزور کشتی و جنگ
بایں امید کہ نفسے مگر رہا باشد
ہمین است طائفہ برگزیدگان خدا
ہمین علامت شان از خدائے ما باشد
بجنگ و حرب گذارند ہر دمیکہ بود
کہ تا حفاظت مردم ز فتنہ ہا باشد
بخیر و عافیت بگذرد شب اندر خواب
کہ پاسبانی ایشان بصد عنا باشد
غلام ہمت مردان کارزار بباش
کہ امن مرد و زن از مردم دغا باشد
پناہ بیضۂ اسلام ان جوانمردیست
کہ خون بدل ز پئے دین مصطفےٰ باشد

ازین بود کہ ہمہ اہل و نیک طینت را
سر نیاز بدرگاہ شان فرا باشد
دماغ و کبر ز مردان حرب نادانی است
کسیکہ کبر کند سخت بیحیا باشد
چہ جائے کبر کہ ایشان پناہ ہر بشر اند
طفیل شان ہمہ عمامہ و قبا باشد
اگر ز امن شان یکدمے جدا بشوی
متاع دما یہ ایمان ز تو جدا باشد
سراسر زیر تبر صادقان مخلص را
کہ رہد سر تو میکہ در بلا باشد
اصول شان ہمہ ہمدردیست و مہر و کرم
طریق شان رہ عجز و سر رضا باشد
ہزار جان گرامی فدائے آن دل باد
کہ مست و محو رضا ہائے کبریا باشد
بکنج خلوت پاکان اگر گذر بکنی
عیان شود کہ چہ نورے دران سرا باشد
بدولت دو جہان سر فرو نمی آرند
بعشق یار دل زار شان دوتا باشد
مناز با کلۂ سبز و خرقۂ پشمین
کہ زیر دلق طمع فریب ہا باشد
ز دست و بازوئے آنمرد خدمتے آید
کہ سوختہ دل و جان از پئے ہدی باشد
کسیکہ دل ز پئے خلق سوزدش شب و روز
محقق است کہ او خادم الوری باشد
ہنیب حادثہ بنیاد دین ز جا ببرد
اگر ز ملت ما ظل شان جدا باشد
ازین بود کہ چو سال صدی تمام شود
برآید آنکہ بدین نائب خدا باشد
رسید مژدہ ز غیبم کہ من ہمان مردم
کہ او مجدد این دین و رہنما باشد
لوائے ما بپنہ ہر سعید خواہد بود
ندائے فتح نمایان بنام ما باشد
عجب مدار اگر خلق سوئے ما بدوند
کہ ہر کجا کہ غنی میشود گدا باشد
گلے کہ روئے خزان را گہے نخواہد دید
بباغ ماست اگر قسمتت رسا باشد
منم مسیح ببانگ بلند میگویم
منم خلیفہ شاہے کہ بر سما باشد
مقدر است کہ روزے برین ادیم زمین
ہزار ہا دل و جان بر رہم فدا باشد

عام معاملات

یہ خبر ہم نے بڑی مسرت سے پڑھی ہے کہ حقوق شفع کو زائل کرنے کی خاطر ہو دستاویزات مین زائد رقوم درج کرائی جاتی تھین چیف کورٹ پنجاب نے اس کو جرم قابل سزا قرار دیا ہے۔ ایک مقدمہ کے دوران مین ہمکو بحیثیت کمیشن ہونے کے یہ امر قابل توجہ معلوم ہوا تھا۔ چنانچہ اپنی رپورٹ مین اس امر پر ہم نے وضاحت سے روشنی ڈالی تھی لیکن عدالت نے اس قسم کی رپورٹ کو غیر ضروری قرار دیا تھا۔ ہم کوئی ضرورت نہین دیکھتے کہ عدالت کے اس طرز پر نکتہ چینی کرین بہرحال اس ضرورت کو چیف کورٹ نے محسوس کر کے اس کے انسداد کی طرف توجہ فرمائی ہے جس سے حقوق کے ازالہ کا بندوبست ہو گیا ہے۔

ایک اور امر ہے جسپر ہم چیف کورٹ کو توجہ دلانا چاہتے ہین اور اس سے پہلے ایک مرتبہ جب ایڈیٹر الحکم امرتسر کے ایک اخبار کا ایڈیٹر تھا ہم نے چیف کورٹ کو اس معاملہ پر متوجہ کیا تھا اور چیف کورٹ نے پوری توجہ کر کے ضروری احکام نافذ کر دئے تھے اگرچہ ان مین اصلاح کی ضرورت تھی تاہم اب اسپر بالکل یا قریباً بہت ہی کم عملدرآمد ہوتا ہے اور اس لئے ہم پھر اسپر توجہ دلانا چاہتے ہین اور وہ امر یہ ہے کہ زیر دفعہ ۸۲ جو اشتہار شائع کئے جاتے ہین اس وقت اس کے دو ذریعے ہین۔ بذریعہ گزٹ سرکاری یا بذریعہ اخبارات۔ گزٹ کے ذریعہ جو اشتہارات شائع کئے جاتے ہین۔ ان کا تو عدم وجود برابر ہے اس لئے کہ وہ سرکاری محکمون اور افسرون کے سوا دوسری جگہ بہت ہی کم جاتے ہین اس لئے وہ اصل غرض ایسے اشتہارون سے سرکار نے رکھی ہے پوری نہین ہوتی بلکہ ایک طرح سے یہ طریق نقصان رسان ہے۔ دوسرا طریق اخبارات مین اشتہار شائع کرانے کا ہے یہ طریق بیشک مفید اور موزون ہے لیکن اس مین بھی ایک نقص پیدا ہو گیا ہے کہ علی العموم یہ اشتہار بلا امتیاز تعداد اشاعت یا قریب تر مقام اشاعت اخبار کے شائع ہوتے ہین مثلاً جہلم کے ضلع کے اشتہارات ہین اور وہ شائع ہوتے ہین امرتسر مین تو ان سے اشتہار کی اصل غرض کیونکر پوری ہوگی؟ یا گورداسپور کے اشتہار ہین شائع ہوتے ہین لاہور مین اس قسم کے اشتہار کوئی مفید نتیجہ انصاف کی تائید مین پیدا نہین کر سکتے چیف کورٹ کا اس کے متعلق سرکلر ہونا چاہئے کہ یہ اشتہارات اپنے ضلع کے اخبارات مین اور کثیر الاشاعت اخبارات مین شائع ہون اور یہ بھی دیکھ لینا چاہئے کہ کیا ایسے اشتہار جن اخبارون مین طبع ہوتے ہین انکا کسی قسم کا ذاتی تعلق تو اس اخبار سے نہین ہے؟ ہم اس مطلب پر وضاحت سے لکھنا چاہتے ہین امید ہے دوسرے ہمعصر بھی توجہ کرینگے خصوصاً وکٹوریہ پیپر سیالکوٹ اور پنجاب گزٹ امرتسر۔ پیسہ اخبار لاہور وکیل امرتسر اور وطن لاہور

جشن تاج پوشی

کی تقریب پر دیسی پریس کی طرف سے جو ایڈریس مبارکبادی کا بھیجے جانیکی تجویز کی تحریک ہمعصر سماچار نے کی ہے بیشک برمحل اور مناسب موقع ہے لیکن اس سے پہلے غالباً ایک ضروری اور اشد ضروری قابل حل ہے کہ دیسی پریس کی وقعت اور عزت کو قائم کرنے کے لئے کسی کوشش کی ضرورت ہے یا نہین؟ پیسہ اخبار نے جو کانفرنس ۱۸۹۶ء مین بنانی چاہی تھی وہ گو اسوقت قبل از وقت تھی۔ لیکن اب ضرورت معلوم ہوتی ہے کہ اس تقریب پر دیسی پریس اپنی قوت اور عزت کو قائم کرنے کے لئے ایک باقاعدہ کانفرنس استقلال کے ساتھ قائم کرے اور **دربار دہلی** سے پہلے پہلے اسوقت کے حسب حال ضروری تجویزین کرے بہتر ہوگا کہ کم از کم لاہور کے کل اخبار نویس جمع ہو کر ایک ابتدائی کمیٹی قائم کر کے سرکلر لیٹر کے ذریعہ دوسرے اخبار نویسون کو مدعو کرین اور تمام ضروری پہلوؤں پر ملکر غور کرین۔

امرتسر کی میونسپل کمیٹی کے موجودہ سکرٹری کے خلاف وہان کا ایک اخبار سنگین الزام لگا رہا ہے۔ کیا ضروری نہین معلوم ہوتا کہ ان الزامات کی اصلیت پر غور کیا جاوے

لارڈ کرزن۔ کا عہد سلطنت انکی اصلاحون کے باعث ہندوستان کی تاریخ مین یادگار بخیر لارڈ رپن کے زمانہ سے بھی بہت کچھ بڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے جو کارروائی جناب ممدوح نے حال مین دہلی کی مسجد کے واگذار کئے جانیکے متعلق فرمائی ہے مسلمانون کے لئے بہت ہی خوش کرنیوالی ہے ۲۹ اپریل کو لاٹ صاحب ممدوح چپ چاپ لاہور مین داخل ہوئے۔ اور کرایہ کی گاڑی لیکر وزیر خان اور شاہی مسجد کا معائنہ کیا اور ان تحائف کو دیکھا جو آپ نے عطا فرمائے تھے یعنی وزیر خان والی مسجد کا منبر اور شاہی مسجد کی لالٹین۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ قیمتی لالٹین اچھی حالت مین نہ تھی جسپر جناب ممدوح نے تحریری نوٹس لینا چاہا ہے۔ پھر قلعہ کی موتی مسجد کو دیکھا اور اس کو خالی کئے جانیکا حکم دیا اسیطرح پر ریلوے اسٹیشن والی مسجد جس مین ٹریفک سپرنٹنڈنٹ کا دفتر ہے دیکھی اور اس کے خالی کئے جانیکا حکم دیا۔ یہ وہی مسجد ہے جسکے واگذار کئے جانے کے متعلق الحکم نے بھی تحریک کی تھی خدا کا شکر ہے کہ یہ مسجدین واگذار ہو گئی ہین۔ دفتر شاہ چراغ والی مسجد کے واگذار کئے جانے کی بھی امید ہے ایسے نیکدل

[illegible]

مراسلات

اخوی ام مکرم و معظم جناب شیخ یعقوب علی
صاحب ایڈیٹر الحکم قادیان
السلام و علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ

ایک چشم دید واقعہ عرض کرتا ہون اس کو اپنے ... قیمتی پرچہ مین جگہ دیکر پبلک کو دکہا دین کہ حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مخالفون کی کہان تک نوبت پہونچ گئی ہے گویا اس خاتم الاولیا کی مخالفت سے یہ لوگ اسفل سافلین مین جا گرے ہین اللہ تعالے ان نام کے مسلمانون کے شر سے بچاوے۔ وہو ہذا

آج میان امام الدین مدرس گجراتی (جن کے کرتب اکثر پرچہ شحنہ ہند میرٹھ مین ا - د گجراتی کے نام سے ظاہر ہوا کرتے ہین) معہ اپنے چند دیگر ہمجنسون کے وزیر آباد واسطے تعظیم ایک کوٹھری شفاخانہ کے تشریف لائے اس کی تفصیل یہ ہے کہ عرصہ دراز کا ذکر ہے کہ وزیر آباد کے شفاخانہ کی ایک کوٹھری مین کوئی فقیر صاحب رہا کرتے تھے اور بعد عرصہ مدید وہ فقیر صاحب کسی اور شہر مین جا کر فوت ہو گئے۔ مگر یہ لوگ سال بسال شفاخانہ کی کوٹھری کی تعظیم کے لئے شفاخانہ وزیر آباد مین آ کر عرس کا کھانا پکایا کرتے تھے چونکہ اس سال اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ نے ان کو یہ بیہودہ حرکت شفاخانہ کے صحن مین کرنے ندی اس لئے ایک دوسرے قبرستان مین جو حافظ مغنی صاحب کے نام سے مشہور ہے اور شفاخانہ کے قریب ہے میان امام الدین گجراتی نے معہ اپنے رفقاء کے اپنی رسم عرس کھانا وغیرہ پکا کرا دا کی اور بخیال خویش فقیر صاحب کی روح کو خوش کیا۔ مگر میان ا - د گجراتی اور ان کے دیگر ہمجنس یاد رکہین کہ ایسی مشرکانہ حرکات سے فقیر صاحب مرحوم کبھی خوش نہین ہو سکتے افسوس میان ا - د گجراتی اور ان کے رفقاء کی قرآن مجید اور سرور عالم خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم کو پس پشت ڈالکر کہان تک نوبت پہونچ گئی انا للہ و انا الیہ راجعون

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ شعر

جب مر گئے تو آئے ہماری مزار پر
پتھر پڑین صنم تیری ایسی پیار پر

دیگر

مویان نال دوستی جیوندیان نال ویر۔
انہیں گلین سُنہریا کدے نہین ہوندی خیر

میان ا - د صاحب کیا اسی خانہ ساز دین پر آپ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت پر تلے ہوئے ہین۔ شرم۔ شرم۔ شرم میان ا - د گجراتی صاحب کیون آپ خدا کے مرسلون کے مخالفون کا انجام قرآن شریف سے تدبر سے نہین دیکھتے آپ اپنی حالت پر رحم کر کے اپنے خانہ ساز آبائی دین کو چھوڑدو اور سچا اسلام جسکو خدا تعالے کا برگزیدہ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام سرور کائنات فخر موجودات حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم مین ہو کر پیش کرتا ہے قبول کرلو ورنہ آپ کے حسد و بغض سے خدا تعالے کے مسیح علیہ السلام کا کچھ بگڑ نہین سکتا کیونکہ خدا تعالے کا برگزیدہ پکار کر کہہ رہا ہے۔ شعر

بد بوئے حاسدان نرساند زیان بمن
من ہر زمان زنافۂ یادش معطرم

والسلام علی من اتبع الہدی
نامہ نگار از وزیر آباد

جناب ایڈیٹر صاحب الحکم سلمکم اللہ الاکرم دام عنایتکم
السلام علیکم۔ ہم نے آپکے اخبار گہربار مین حضرۃ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب قبلہ شیخ الاسلام مدظلہ العالی الانام کا ایک پاکیزہ مضمون جو دربارہ پیشگوئی قادیان دارالامان تہا دیکھا سبحان اللہ جسکا ہر ہر لفظ دلون کو ہلا دیتا ہے اور طالبان حق کے لئے روح القدس کا کام دیتا ہے۔ اگر کسی قلب سلیم نے اسپر غور کی تو عجب نہیں ہے کہ مالک حقیقی کی تائید اور ہدایت اس کے شامل حال ہوجائے

ہمارے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام نے جو بطور پیشگوئی فرمایا ہے کہ قادیان دار الامان مین وہ افراتفری اور موت الکلاب نہو گی اس مین کچھ شک نہیں کہ اللہ جلشانہٗ اپنے افضال و کرم سے ایسا ہی کریگا جیسا کہ حضرۃ نے فرمایا ہے کیونکہ آپ مامور من اللہ ہین انکی کسی بات مین احتمال کذب کا ہرگز ہو نہین سکتا ٭

ہم خدا کا شکر کرتے ہین کہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ کے بنگلور مین جتنے مرید ہین انمین سے اسوقت تک کوئی بھی مرض طاعون سے ہلاک نہیں ہوا اور خدا تعالے کے فضل و کرم سے کیا بعید کہ آئندہ بھی محفوظ رکھے۔ ہم دعا کرتے ہین کہ وہ ایسا ہی کرے آمین۔ اگرچہ یہ بات حضرت امام ہمام کی تصدیق کا معیار نہین مگر ہم نے صرف تحدیث بالنعمتہ اور حضور کی دعاؤن کی قبولیت کے اظہار کے لئے لکھی ہے

اگرچہ طاعون کو اس بنگلور مین آئے ہوئے چار سال کا عرصہ ہوتا ہے اس عرصہ مین ہزارہا گھر ستیاناس ہو گئے اور بعض گہرون مین ایک ہی شب دس بارہ آدمی کی جانین تلف ہوگئین۔ صدہا عورتین بیوہ لکوکہا بچے یتیم ہوگئے اور بیشمار لاشین مردہ کتون کیطرح کوچہ و گلیون مین بے گور و کفن پڑی نظر آتین جسکا ہماری مہربان گورنمنٹ نے پورا پورا انسداد کیا یہ واقعہ ایک قیامت نما واقعہ تہا جو ہمارے شامت اعمال نے ہمین دکہایا پھر بھی لوگون نے اس قادر ذوالجلال کی نہ مانی اور اس سے صلح نہ کرلی اور مامور من اللہ کی ہدایتون اور اس کے راستبازون سے منہ موڑا۔ اگرچہ وہ آفتاب نصف النہار کے ما تند اپنی صداقت کا ثبوت دیتا آیا۔

ای خالق ذوالجلال وای قادر متعال تو ہمارے سارے مسلمان بہائیون کو ہدایت نصیب کر کہ وہ تیرے مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پیرو بنین اور ہر بلا اور آریت سے محفوظ رہین

اللہم احفظنا من کل بلاء الدنیا والارض بحرمۃ نبیک وبحق مسیح موعودک یا اللہ یا اللہ یا اللہ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

نامہ نگار از بنگلور

بیعت

خدابخش صاحب قصاب راولپنڈی
چھاونی نمبر ۲۲
اہلیہ سید سرور شاہ صاحب دانہ ہزارہ
ولایت علی شاہ صاحب مالیرکوٹلہ
قربان علی شاہ صاحب 〃
مسماۃ بیگا بی بی زوجہ شیخ احمد جان صاحب الہ آباد
محمد دین صاحب امام مسجد گجرات
میاں بہاگ ۔ پنڈل سیالکوٹ
غلام محمد ولد بہاگ 〃
غلام احمد 〃 〃
مسماۃ فتح بی بی بنت 〃
حاکم بی بی ولد بہاگ 〃
بیگم بی بی 〃 〃
مسماۃ جیوان زوجہ بہاگ 〃
محمد دین طالبعلم سیالکوٹ
غلام قادر غوث گڑھ
امام الدین کفش دوز ۔ راولپنڈی
رحیم بخش راولپنڈی
نبی بخش 〃
ڈاکٹر جمال الدین صاحب 〃
عبدالکریم ملازم کارخانہ کولا ڑیاں سرکار بانہن لدیانہ
زوجہ عبدالکریم لدیانہ
اہلیہ جناب حکیم محمد شاہ نواز صاحب راولپنڈی
اہلیہ جناب سردار بخش صاحب برادر حکیم
صاحب موصوف راولپنڈی
حیات محمد ریشم باف سیالکوٹ
جناب شیخ ضیاء اللہ صاحب گجراتی ہیڈ
ماسٹر مدرسہ انگریزی مانسہرہ ہزارہ
فقیر محمد جہلم
چوہدری حسن محمد صاحب نمبردار کوٹلی خواجہ
سیالکوٹ قلعہ سوالہ
محمد دین ٹپ گر امرتسر کٹڑہ قلعہ بھنگیاں
فضل الدین خوشاب
محمد دین مستری 〃
محمد 〃
جیونا 〃
اکمل الدین 〃
مسماۃ غلام بی بی 〃

سہاگن بی بی زوجہ الہی بخش سیالکوٹ
نور بی بی 〃 〃 〃 〃
محمد اسمعیل 〃
محمد یعقوب 〃
جناب شیخ نور احمد صاحب ایل ایل بی پلیڈر
ایبٹ آباد ہزارہ
والدہ شیخ محمد حسین صاحب کلرک میڈیکل
سٹور ڈیپو میانمیر چھاونی
میاں نظیر علی 〃
میاں سلطان محمد قلعی گر واعظ پسرور
رمضان محمد 〃
عبدالعزیز صاحب
جمال الدین صاحب کہاریان
غلام محمد 〃
ولی محمد ورزش ماسٹر سکول
سلطان بخش صاحب ماڈل ملتان
رحیم بخش صاحب کمپوڈر میڈیکل سٹور
ڈیپو چھاونی میانمیر
محمد علی صاحب وٹنری اسسٹنٹ شہر
میرٹھ
امیر بخش صاحب گردآور قانونگو تعین
پلیگ ڈیوٹی للیانی لاہور
مسماۃ کرم بی بی زوجہ امیر بخش صاحب 〃
عبدالعزیز ولد امیر بخش صاحب
عمر الدین صاحب
نظام الدین صاحب
~~سید محمد سرور شاہ صاحب~~
اہلیہ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب
دادی جناب ڈاکٹر صاحب موصوف
اہلیہ دوم جناب ڈاکٹر صاحب
سکندر بیگ صاحب برادر جناب ڈاکٹر صاحب
محمد حیات خانصاحب معرفت ڈاکٹر صاحب
مسماۃ جان بی بی اہلیہ غلام قادر ریشم باف
ملتان بیرون پاک دروازہ
مسماۃ غلام عائشہ اہل دوم غلام قادر
محمد نواب خان ولد مولوی سردار خانصاحب
للیانی لاہور
افضل النساء زوجہ مولوی سردار خانصاحب
بنت الہی بخش بن محمد چٹو للیانی لاہور
چوہدری چراغ الدین صاحب ٹھیکہ دار

نہر ۔ گلوبیر لاہور للیانی
منشی کرم دین صاحب 〃
میاں تاجا چک نمبر ۲۷۸ جہنگ برالہ
میاں بخرا 〃
میاں نادر
میاں غلام قادر
میاں عیسیٰ
میاں غلام محمد
محمد عمر چک نمبر ۲۷۸ جہنگ برالہ
نور محمد علاقہ خوست غزنی زیر حکومت کابل
عادل شاہ 〃 〃
داؤد شاہ 〃 〃
عیسیٰ 〃 〃
حبیب الرحمن 〃 〃
یونس 〃 〃
شعیب 〃 〃
ابراہیم 〃 〃
حبیب اللہ 〃 〃
عبدالخالق 〃 〃
یوسف 〃 〃
عبداللہ 〃 〃
عبدالہادی 〃 〃
عبدالغفار 〃 〃
صدیق 〃 〃
عثمان 〃 〃
عبدالغفور 〃 〃
سلیمان 〃 〃
محمد 〃 〃
میر محمد 〃 〃
نورالدین 〃 〃
ایوب 〃 〃
الیاس 〃 〃
عبدالکریم 〃 〃
مسماۃ عابدہ والدہ عبدالستار 〃
عائشہ بنت عبدالغفار 〃
عبدالجبار 〃
مسماۃ نورالنساء والدہ عبدالجبار 〃
مکرم 〃
عبدالقادر 〃

باقی آئندہ

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و مالک کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا